Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 29

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

22 رجب 1429 ہجری، 16 وفاء 1388 ہش، 16 جولائی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں

(............ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام............)

''کون نہیں جانتا کہ ایک مسلمان مؤحد اہل قبلہ کو کافر کہہ دینا نہایت نازک امر ہے بالخصوص جب کہ وہ مسلمان بارہا اپنی تحریرات وتقریرات میں ظاہر کرے کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ اور رسول اور اللہ جل شانہ کے ملائک اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ظاہر فرمایا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ ان تمام احکام صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہوں جو اللہ اور رسول صلعم نے بیان فرمائے ہیں تو ایسے مسلمان کو کافر قرار دینا اور اس کا نام اکفر اور دجال رکھنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کا شعار تقویٰ اور خدا ترسی سیرت اور نیک ظنی عادت ہو۔ اگرچہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں یہ بات تو سچ ہے کہ قدیم سے علماء کا یہی حال رہا ہے کہ مشائخ اور اکابر اور ائمہ وقت کی کتابوں کے جب بعض بعض حقائق اور معارف اور دقائق اور نکات عالیہ ان کو سمجھ نہیں آئے اور ان کے زعم میں وہ خلاف کتاب اللہ اور آثار نبویہ پائے گئے تو بعض نے علماء میں سے ان اکابر اور ائمہ کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اور بعض نے نرمی کر کے کافر تو نہ کہا لیکن اہلسنت والجماعت سے باہر کر دیا۔ پھر جب وہ زمانہ گذر گیا اور دوسرے قرن کے علماء پیدا ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان پچھلے علماء کے سینوں اور دلوں کو کھول دیا اور ان کو وہ باریک باتیں سمجھا دیں جو پہلوں نے نہیں سمجھی تھیں۔ تب انہوں نے ان گذشتہ اکابر اور اماموں کو ان تکفیر کے فتووں سے بَری کر دیا اور نہ صرف بری بلکہ ان کی قطبیّت اور غوثیّت اور اعلیٰ مراتب ولایت کے قائل بھی ہو گئے اور اسی طرح علماء کی عادت رہی اور ایسے سعید ان میں سے بہت ہی کم نکلے جنہوں نے مقبولان درگاہ الٰہی کو وقت پر قبول کر لیا۔ امام کامل حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر ہمارے اس زمانہ تک یہی سیرت اور خصلت ان ظاہر پرست مدعیان علم کی چلی آئی کہ انہوں نے وقت پر کسی مرد خدا کو قبول نہیں کیا۔ خدائے تعالیٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُم الخ (البقرہ:۸۸) یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہو گئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔ سو یہی خصلت اسلام کے علماء نے اختیار کر لی تا یہودیوں سے پوری پوری مشابہت پیدا کریں۔ سو انہوں نے نقل اتارنے میں کچھ فرق نہیں رکھا اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کہ تا وہ سب باتیں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے رسول کریم نے اس مشابہت کے بارہ میں فرمائی تھیں۔ ہاں علماء نے مقبولوں کو قبول بھی کیا اور بڑی ارادت بھی ظاہر کی یہاں تک کہ ان کی جماعت میں بھی داخل ہو گئے مگر اس وقت کہ جب وہ اس دنیا ناپائیدار سے گذر گئے اور جب کہ کروڑہا بندگان خدا پر ان کی قبولیت ظاہر ہو گئی واللہ در القائل

جب　مر گئے　تو　آئے　ہمارے　مزار　پر
پتھر　پڑیں　صنم　تیرے　ایسے　پیار　پر

اور میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے۔ اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور ان کو اس علمی وعملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے۔ میں اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایہ علوم کسبیہ ہے بلکہ میں اپنی ہیچمدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے میں اس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور اُمی کو خود خداوند کریم نے اپنے کنار تربیت میں لے لیا اور ان سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر میں تمام غور وفکر کرنے والوں سے ہمیشہ زیادہ غور وفکر کرتا رہتا اور بایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز پہنچ نہ سکتا۔ میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں۔ سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کیلئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمّات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اس کے الہامی احکام کو بنظر استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ ان مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صَرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کیلئے ممکن ہیں وہ سب عیش اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۳۳ تا ۳۶)

☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ برطانیہ

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ 24-25-26 جولائی کو منعقد ہوگا۔ جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے احباب کرام دُعائیں کرتے رہیں۔ (ادارہ)

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حکومتِ پنجاب کا قابل تعریف فیصلہ!

((1))

گزشتہ ماہ جون کے آخر میں حکومت پنجاب نے مختلف مذاہب اور فرقوں میں ہم آہنگی اور یکجہتی کے قیام کے لئے ایک ایسا فیصلہ کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اخبارات کے مطابق:

”کیبنٹ نے تعزیرات ہند کی دفعات 133A اور 295A میں ترمیم کی منظوری دے دی یعنی درسی کتابوں اور اخبارات کی ایسی تحریروں پر تین سال سے دس سال تک کی قید اور جرمانے کی سزا تجویز کی گئی ہے جن سے مختلف مذہبی، نسلی، لسانی یا علاقائی گروپوں یا ذاتوں اور فرقوں کے بیچ نفاق اور نفرت کے احساس پیدا ہوتے ہوں۔“ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر 28 جون 2009)

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ بین المذاہب رواداری اور امن و امان کی فضا کو قائم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کا یہ ایک بہترین قدم ہے اور جماعت احمدیہ اس کے لئے حکومت پنجاب کی شکر گزار ہے۔ خدا کرے کہ اب اس پر عمل بھی ہو اور جو لوگ آئے دن ایک دوسرے کے مذہبی راہنماؤں کو بُرے نام سے یاد کرتے ہیں اور اپنے سیاسی و ذاتی مفادات کی خاطر فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکاتے ہیں، ان کا قلع قمع ہو سکے۔

قرآن مجید کی تعلیم یہی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو سکے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو کم از کم اس ایجنڈے پر آپس میں متفق ہو جانا چاہئے جس پر ان کا مکمل اتفاق ہو۔ چنانچہ قرآن مجید اس ایجنڈے کی طرف اہل کتاب کو اس طرح دعوت دیتا ہے کہ:

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران:65)

ترجمہ: تُو کہہ دے اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

گویا قرآن مجید تمام اہل کتاب کو جن میں یہود مسلمان اور دیگر اہل کتاب شامل ہیں اس مشترک قدر کی طرف دعوت دیتا ہے جس میں ان کا اتفاق ہے تا کہ اس کے نتیجہ میں قومی یکجہتی کا آغاز ہو۔

دوسرے قرآن مجید عقائد میں اختلاف رکھنے والوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ایسے عقائد کی وجہ سے جن سے انہیں اختلاف ہے یا جن عقائد کو وہ بُرا سمجھتے ہوں ایک دوسرے کو گالیاں نہ نکالیں۔ ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا اور معبودوں کو بُرا بھلا نہ کہیں۔ فرمایا:

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الانعام:107 تا 109)

ترجمہ: تُو اس کی پیروی کر جو تیرے رب کی طرف سے وحی کیا گیا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور شرک کرنے والوں سے منہ پھیر لے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر محافظ نہیں بنایا اور نہ ہی تو ان پر نگران ہے اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

مذکورہ آیات میں قرآن مجید کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور شرک کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی معاشرہ کے امن کی خاطر مشرکین سے بلاوجہ اُلجھنے کی بجائے ان سے اعراض کرنے کی تعلیم دی ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ بے شک تمہارے عقیدہ کے مطابق بُت کچھ چیز نہیں لیکن پھر بھی تم بتوں کو گالیاں مت دو ورنہ مشرکین تمہارے اللہ کو گالیاں دیں گے اور اس سے معاشرے کا امن برباد ہوگا۔ پس اسلام کا نام ہی امن ہے اور قیام امن کے لئے ہی اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یہ تھی قرآن مجید کی وہ تعلیم جس میں اس نے:

(1) تمام توحید پرستوں کو ایک پلیٹ فارم پر بُلایا۔

(2) اور مشرکین جن سے اختلاف ہے باوجود عقیدہ کے اختلاف کے ان کے بتوں کو بھی بُرا بھلا نہ کہنے کی تعلیم دی۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عزت و تکریم کے متعلق قرآن مجید کیا تعلیم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب تک ہزارہا انبیاء علیہم السلام مختلف اوقات میں اور مختلف علاقوں میں مختلف اقوام کی طرف آ چکے ہیں جن میں سے ہمارے عقیدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی طرف اور تمام اقوام کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ اور آج بھی رُوئے زمین پر بہت سی اقوام ہیں جو ایک دوسرے کے نبی کو سچا نہیں سمجھتے مثلاً عیسائیوں کے نزدیک حضرت کرشن، رام خدا کی طرف سے نہیں تھے اور اہل ہنود حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو خدا کی طرف سے نہیں مانتے اور یہ سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل نہیں ہیں لیکن قرآن مجید تمام سابقہ انبیاء کی صداقت کا اعلان کرتے ہوئے ان پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ فرمایا:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ:286)

یعنی رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اُتارا گیا اور مومن بھی (ان میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔

گویا قرآن مجید ایک مسلمان کو تاکید کرتا ہے کہ وہ اس وقت تک حقیقی مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان کے ساتھ ساتھ سابقہ نازل شدہ کتب اور اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے تمام انبیاء پر ایمان نہیں لاتا یعنی اس اعتبار سے ایک مسلمان جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت کرشن، رام، بدھ اور تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے اور قرآن مجید کی یہ تعلیم ایسی بے نظیر ہے جس سے معاشرے میں امن و اتحاد کا قیام ہوتا ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔“ (پیغام صلح صفحہ 30)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بُنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“

(تحفہ قیصریہ تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 7)

پس یہ ہیں وہ سنہری اصول اگر ہم ان کو مدنظر رکھ کر اخبارات میں مضامین شائع کریں اور اسٹیجوں پر تقاریر کریں تو ملک میں امن کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سال میں بفضلہ تعالیٰ اس بات کی مسلسل کوشش کی ہے کہ ملکی قانون میں پیشوایان مذاہب کے احترام اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے کے قانون کو بنایا جائے اور اس تعلق میں مسلسل کوششیں کی ہیں ان مسلسل تاریخی کوششوں پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کسی قدر عرض کریں گے۔

(جاری) .... (منیر احمد خادم)

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

خطبہ جمعہ

سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی
صحیح فراست اور حقیقی دانش کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو

ہر احمدی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدائش کی ہے وہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت ہے

جب ذکر ہوگا تو عبادت کی طرف توجہ ہوگی اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کی پابندی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ تو یہ ایسا ایک دائرہ ہے جس کے اندر آکر انسان پھر نیکیوں اور شکر گزاریوں کے جذبات سے ہر وقت سرشار رہتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10/اپریل 2009ء بمطابق 10/شہادت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِلَاٰيٰتٍ لِّاُوْلِى الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران:191)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے کہ یقیناً آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں عقل والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں اور اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک بات واضح ہو مخلوق پر، انسانوں پر، کہ ہر قسم کی پیدائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس پیدائش میں زمین و آسمان کی ہر چیز شامل ہے۔ انسان بھی اس پیدائش کا حصہ ہے۔ انسان کے لئے اس کی بہتری کے لئے، اس کے کام میں آسانی کے لئے اور اس کے آرام کے لئے دن اور رات رکھے۔ ایک جگہ فرمایا کہ اگر صرف دن ہی ہوتا اور رات کبھی نہ پڑتی تو تمہارا حال کیا ہوتا؟ اور اگر صرف رات ہی ہمیشہ کے لئے ہوتی تو پھر انسان کا کیا حال ہوتا؟ ان ملکوں میں، مغربی ممالک میں جائزہ لیں، دیکھیں تو سردیوں کے موسم میں دن بہت چھوٹے ہوجاتے ہیں اور راتیں لمبی ہوتی ہیں اور ان دنوں میں عموماً دیکھا ہوگا کہ ڈپریشن کے مریض بہت زیادہ ہوجاتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے دن بھی بنایا، رات بھی بنائی۔ دو مختلف اوقات بنائے اور جب اس میں ذرا سی تبدیلی آتی ہے تو باوجود اس بات کے کہ ان لوگوں کو جو یہاں رہتے ہیں اس موسم کی عادت ہے جب چھوٹے دن آئیں، روشنی کم ہوجائے تو ڈپریشن شروع ہوجاتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر بہت بڑا احسان ہے کہ یہ جو دن اور رات ہیں، یہ مختلف موسموں میں بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ راتیں چھوٹی ہوجاتی ہیں، دن لمبے ہوجاتے ہیں۔ دن چھوٹے ہوتے ہیں راتیں لمبی ہوجاتی ہیں یا بعض دفعہ برابر ہوجاتے ہیں۔ یہ جو انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ادلتے بدلتے موسم بنائے ہیں، یہ اس لئے ہیں کہ وہ ایک تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے کہ کتنا بڑا احسان ہے، ایک ہی طرح کی چیز نہیں بنائی جس میں کوئی تبدیلی نہ ہو بلکہ جو فطرت نے اس کی طبیعت میں تبدیلی رکھی ہے اس کا اظہار ہوتا رہے اور انسان کہیں ڈپریشن کا مریض نہ ہوجائے اسے مختلف موسم دئے، پھر یہ کہ روشنی کے جو دن ہیں اگر ہم جائزہ لیں تو روشنی عموماً زیادہ دنوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے دن کم عرصے کے لئے ہوتے ہیں اور بڑے دن زیادہ عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقلمند وہی لوگ ہیں جو ان ادلتے بدلتے موسموں کو، دنوں کو دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے احسان مند ہوں، شکر گزار ہوں کہ اس نے جس طرح انسان کی فطرت بنائی اس کے مطابق موسموں کو بھی ڈھال دیا اور اس لحاظ سے یہاں فرمایا کہ یہ جو بدلتے ہوئے دن ہیں اور راتیں ہیں انسان کو ان روشنی کے دنوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور روحانی فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو، اس روشنی کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، وہ روحانی روشنی جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے دنیا میں بھیجتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان بھیجے ہوؤں کو تلاش کرنا چاہئے اور جو پیغام وہ لاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کی صداقت کو تسلیم کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے نہ کہ انکار کرنے کی طرف۔ تو یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کو توجہ دلاتی ہیں۔ اس کی عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ اس کا شکر گزار اور احسان مند بناتی ہیں۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی کو پہچان کر اُس روشنی سے حصہ پا رہے ہیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے بھیجی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حصّہ پانے اور فیض اٹھانے کے لئے صرف پہچاننا اور مان لینا کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ضروری ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کہ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بَل بھی۔ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور

آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار۔ بے ساختہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہرگز یہ چیزیں یوں ہی پیدا نہیں کیں۔ بے مقصد پیدا نہیں کیں بلکہ ہر پیدائش کا ایک مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوق اس زمین پر بھی پائی جاتی ہے چاہے وہ زہریلے جانور ہی ہوں، ان کا بھی ایک مقصد ہے۔ اور پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہم کہیں تیری اس بات کا انکار کر کے تیری خدائی کا انکار کر کے آگ کے عذاب میں نہ پڑنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے کو ماننے کے بعد پھر اور بھی زیادہ ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ پیدا ہو اور ہر وقت ہر سوچ کے ساتھ اور ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اس کو دیکھ کر ایک احسان مندی اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں۔ اور جب ذکر ہوگا تو عبادت کی طرف توجہ ہوگی اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کی پابندی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ تو یہ ایک ایسا دائرہ ہے جس کے اندر آ کر انسان پھر نیکیوں پر عمل کرتا ہے۔ نیکیوں کو کرنے کی توفیق پاتا ہے اور شکر گزاری کے جذبات سے سرشار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین و آسمان میں پیدا کی ہے اس پر غور کر کے اللہ تعالیٰ پر ایک بندے کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

اس علاقے میں بھی ہم دیکھتے ہیں اونچے پہاڑ ہیں۔ گہری کھائیاں ہیں۔ آبشاریں ہیں۔ ندی نالے ہیں۔ جھیلیں ہیں، لیک ڈسٹرک کا علاقہ کہلاتا ہے، بہت ساری جھیلیں ہیں۔ تو یہ سب جو ہیں خدا کا تصور پیش کرتی ہیں۔ ان چیزوں کی تصویر کشی کرتی ہیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کیں اور ہمارے فائدے کے لئے پیدا کیں۔

اگر ہم کائنات کا نقشہ دیکھیں تو جو بھی اپنی دوربینوں سے سائنسدانوں نے تصویر لی ہے کائنات کے اس پورے یونیورس (Universe) کی تو ہماری زمین جو ہے ان ستاروں کے جھرمٹ میں ایک چھوٹا سا ایسا نقطہ نظر آتا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ لکھا جاتا ہے کہ ہماری زمین یہیں کہیں ہوگی۔ اس زمین میں ہی بے شمار چیزیں اللہ تعالیٰ نے ایسی پیدا کر دی ہیں جو انسان جب دیکھے تو نئی سے نئی لگتی ہیں۔ کسی بھی رستے پہ چلے جائیں، کسی بھی جنگل میں چلے جائیں، کسی بھی دریا کے کنارے کھڑے ہو جائیں، ریگستانوں میں کھڑے ہو جائیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت ایک نئے رنگ سے نظر آئے گی۔ قدرت کے جلوے ایک نئی شان سے ظاہر ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی خدائی پر بے اختیار یقین قائم کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک احمدی کی شان ہے کہ اس زمانہ کے امام کو پہچان کر ان چیزوں کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کی طرف، قدرت کی طرف، اس کی پیدائش کی طرف ایک توجہ پیدا ہوئی۔ ورنہ علّامہ اقبال ایک مشہور شاعر تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے ایک شکوہ کی نظم لکھی جس کا نام شکوہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے شکل مجاز میں نظر آ۔ مسلمان بھی تھے، عالم بھی تھے، بہت پڑھے ہوئے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی پہچان ان کو نہ ہو سکی۔ لیکن ایک احمدی خاتون جو زمانے کے امام کی پیاری بیٹی تھی انہوں نے ان کی گود میں تربیت پائی تھی، انہوں نے اس کا جواب لکھا کہ مجھے پہاڑوں کی بلندیوں میں دیکھو، مجھے گہری کھائیوں میں بھی دیکھو، ع

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں، مجھے دیکھ پستی کاہ میں

اور ہر چیز اور خدا تعالیٰ کی جو ہر پیدائش ہے، اس میں مَیں شکل مجاز میں نظر آؤں گا اور تمہیں ہر چیز کو دیکھ کر، میری صناعی کو دیکھ کر میری یاد آنی چاہئے۔ تو یہ ہے ایک احمدی کا طرہ امتیاز جس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہر چیز کو دیکھ کر پہلے سے زیادہ ہوتی ہے اور ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آسمان و زمین کی پیدائش میں بھی اگر غور کرو تو ایک نئی شان ہے۔ دوسرے سیاروں کو تو ابھی ہم نے دُور سے ہی دیکھا ہے اور سائنسدانوں نے کچھ اپنے علم کے مطابق کچھ اندازے لگا کر، کچھ دھندلی سی تصویریں دیکھ کر ہمیں ان کے بارہ میں بتایا لیکن ان کی گہرائی کا ہمیں پتا نہیں لیکن یہ زمین جو ہے، جس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں آباد کیا اس زمین میں ہی عجیب عجیب نظارے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صنّاعی کے نظر آتے ہیں۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی شان اور پھر اس پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیات جو اُس زمانے میں آج سے 14، 15 سو سال پہلے عرب کے صحرا میں ایک ایسے انسان پر اتریں جس کو دنیا کا علم نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اپنی کتاب اتار کر، اپنا کلام اتار کر اسے کامل انسان بنا دیا تھا۔ اس نے پھر ہمیں بتایا اور پھر یہ بات بے اختیار اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ایک یقین قائم کرتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اُس زمانے میں جب سائنس کو ترقی نہیں تھی، اُس وقت زمین اور آسمان کی پیدائش کے بارے میں بڑے گہرے گہرے راز بتائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان چیزوں کو دیکھ کر جو ایک مومن انسان ہے پھر یہ بے اختیار کہتا ہے کہ مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار۔ اے اللہ تعالیٰ تو نے ساری چیزیں ایسی پیدا کی ہیں جو جھوٹ نہیں ہیں۔ پس ہمیں کبھی ایسا نہ بنا جو اس کو جھوٹ سمجھنے والے ہوں، غلط سمجھنے والے ہوں۔ اور پھر ہم اس کی وجہ سے تیری عبادت سے بے اعتنائی کرنے والے ہوں۔ تیری عبادت نہ کرنے والے ہوں اور نتیجۃً پھر تیرے عذاب کے مورد بنیں۔

پس قرآن شریف جو ہم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی سائنس کے بارے میں یہ چیزیں اور اپنی پیدائش کے بارہ میں جب ان آیات پر غور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور مضبوط ہوتا ہے اور اسلام کی سچائی اور زیادہ ہم پر واضح ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی پیدائش کی ہے وہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہیں ہے اگر وہ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر ہی بے شمار مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشاندہی کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوا الالباب فرمایا ہے۔ پھر اس کے آگے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِم ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوا الالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہٗ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیز ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی‘‘۔ حقیقی عقل اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اس سے مدد مانگتا ہے اور اس کی صنّاعی پر، اس کی مخلوق پر، اس کی پیدائش پر غور کرتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو‘‘۔ مومن جو ہے وہ بڑا فراست والا ہوتا ہے۔ ’’کیونکہ وہ الٰہی نور سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو، سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار تمہارے دل سے نکلے گا‘‘۔ اس وقت جب یہ چیزیں ہوں گی کہ تقویٰ کی راہوں پہ قدم مارو۔ عقل سے کام لو، خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ قرآن کریم پر غور و فکر کرو تو تب حقیقت میں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا کا مطلب سمجھ آئے گا اور پھر دل سے یہ دعا نکلے گی سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار اے اللہ تو پاک ہے۔ ہماری غلطیوں کو معاف کر، ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ ہمیں ہمیشہ ان راہوں پر چلا جو تیری رضا کی راہیں ہیں تاکہ ہم آگ کے عذاب سے بچتے رہیں۔ فرمایا تمہارے دل سے بھی یہ آواز نکلے گی ’’اُس وقت سمجھ آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے‘‘۔ یہ ہے صحیح حقیقت۔ جب انسان ان باتوں کو سمجھتا ہے تب اللہ تعالیٰ جو صانع حقیقی ہے۔ جو ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اس کا ثبوت تمہارے سامنے آ جائے گا۔ فرمایا ’’اس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم، زیر سورۃ آل عمران آیت 191-192، صفحہ 197-198)

یہ جو علوم ہیں یہ بھی دین کی مدد کے لئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل دی ہے اس کی وجہ سے انسان حاصل کرتا ہے۔ آج سائنس میں بڑی ترقی ہے۔ یہ ترقی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے بیان کر دی تھی کہ ایک وقت میں ہوگی اور انسان دنیا میں بھی ہر علم میں ترقی کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ سائنسدانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی جب غور کرتے ہیں تو ان پر بھی ایک دفعہ ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو الہامی کیفیت ہوتی ہے، چاہے وہ اس وقت خدا سے مانگ رہے ہوں یا نہ مانگ رہے ہوں۔ محنت، توجہ اور شوق ہوتا ہے پھر ایک چیز کی لگن ہوتی ہے اور اس کے لئے پھر لاشعوری طور پر اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے راستے کھولتا ہے اور ان کو نئے راستے دکھاتا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم صحیح رنگ میں اس کے عبادت گزار بھی بنیں اور اس کی پیدائش کو دیکھ کر اس پر غور کرتے ہوئے اس کے وجود پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

واقعہ شہادت

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

(مظہر احمد وسیم استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ بروزِ محمدی کے رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو بھی قرون اولیٰ ہی کی طرح جاں نثار صحابہ عطا فرمائے انہی عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک ہیں حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عرصہ دراز قبل ان الفاظ میں الہامًا خبر دی تھی:

شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

یعنی ’’دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرجانے سے بچ جائے گا سست مت ہو اور غم مت کرو کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟

صاحبزادہ صاحب کے مختصر حالات زندگی

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ مرحوم افغانستان کے علاقہ خوست کے رہنے والے تھے سارے ملک میں آپ کی بزرگی مسلم تھی ملک بھر میں آپ کے ہزاروں مرید وشاگرد تھے اور دور دور تک آپ کا چرچا تھا۔تقویٰ طہارت اور علم وفضل کا یہ حال تھا کہ امیر حبیب اللہ خان کی تاجپوشی کے موقع پر دستار بندی کی رسم ان ہی کے دستِ مبارک سے ادا کرائی گئی۔

زمانے کے موجودہ حالات کے پیش نظر آپ ایک مجدد کے انتظار میں تھے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب پہنچیں ایک نظر دیکھتے ہی آپ جان سے فدا ہو گئے اور ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں حج کی تحریک پیدا فرمائی اس پر خیال آیا کہ راستہ میں قادیان سے بھی ہوتے جائیں گے آپ نے امیر کابل سے سفرحج کا ذکر کیا انہوں نے نہ صرف اجازت دی بلکہ سفر اخراجات کیلئے کچھ روپیہ بھی نذر کیا۔

سفر قادیان

آپ اپنے ملک افغانستان سے روانہ ہوکر اکتوبر ۱۹۰۲ میں قادیان پہنچے اور قادیان پہنچتے ہی آپ نے بلند آواز سے یہ الہام پڑھنا شروع کیا:

يَاتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَاْتِيْکَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

اور حضور علیہ السلام کو دیکھتے ہی عشق و محبت میں محو ہو گئے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کیلئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا۔اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔‘‘

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

آپ نے کئی ماہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی صحبت میں رہتے ہوئے قادیان میں گذارے ۔ مولوی کرم دین والے مقدمہ میں حضرت اقدس نے جہلم کا سفر اختیار کیا۔حضرت صاحبزادہ صاحب بھی اس سفر میں شریک تھے قادیان میں قیام کے دوران کئی الہامات ہوئے:

ایک روز بہشتی مقبرہ جاتے وقت اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم پیچھے رہ گئے ہو میرے ساتھ چلنے کی کوشش کرو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات و انوار مجھے عطا کئے گئے ہیں۔

یہ الہام بار بار ہوا:

’’اس راہ میں اپنا سر دے دے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کیلئے یہی چاہا ہے۔‘‘

آپؓ نے قادیان میں تین ماہ کا قیام فرمایا یہاں تک کہ حج کا وقت گزر گیا جس کو آپ نے دوسرے وقت کیلئے ملتوی کر دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور صحبت کو اہمیت دی اور آخر جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان سے جدائی اور رخصت کا وقت آ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے چند اصحاب کے ساتھ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ شہید کو رخصت کرنے کیلئے نہر تک گئے۔صاحبزادہ صاحب بے اختیار آپ کے قدموں پر گر گئے ان کی حالت دیکھ کر حضورؑ بھی آب دیدہ ہو گئے اور مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی آپ کے قدموں پر گرے۔جب آپ نے صاحبزادہ صاحب کو اٹھنے کیلئے کہا مگر وہ بدستور اسی طرح پڑے رہے اس پر آپؑ نے فرمایا:

’’اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب‘‘

آپؓ حضور کا یہ فرمان سن کر فورًا کھڑے ہو گئے اور بے قراری کی وجہ بیان کی کہ اب میری آپ سے دوبارہ ملاقات نہ ہوسکے گی ۔ اور لاہور کیلئے رخصت ہو گئے ۔ لاہور سے آپؓ نے بہت سی کتب خریدنی تھیں چنانچہ حضرت میاں عبد العزیز صاحب مغل بھی آپ کے ہمراہ تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے آپؓ کی دعوت کی ۔میں بھی ساتھ تھا جب آپ دعوت کے کمرے میں پہنچے تو دسترخوان پر قسم قسم کے کھانے نہایت قرینے سے چنے ہوئے تھے صاحبزادہ صاحب ابھی بیٹھے ہی تھے کہ آپ پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور مجھے فارسی زبان میں فرمایا تم مجھے گندگی کھلانے لائے ہو یہ کہہ کر وہاں سے چل دیئے ۔ میزبان بھی دیکھ کر سمجھ گیا وہ آپ کی کشفی نظر سے بہت متاثر ہوا کیونکہ یہ دعوت سودی روپے سے کی گئی تھی۔

لاہور سے چل کر اپنے وطن خوست جاتے ہوئے راستہ میں بار بار اپنے شاگردوں سے کہتے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کیلئے میرے خون کی محتاج ہے۔علاقہ انگریز میں ٹھہر کر بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو جوان کا شاگرد تھا ایک خط لکھا کہ آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کریں اور مجھے اطلاع دیں گو میں حج کے سفر کیلئے نکلا تھا مگر مسیح موعود کی زیارت ہوگئی اور چونکہ مسیح موعود کے ملنے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کیلئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے قادیان میں ٹھہرنا پڑا اور میں نے اپنی مرضی سے یہ کام نہ کیا بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔

جب یہ خط بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا مگر کسی مخالف نے کسی تدبیر سے وہ خط نکال لیا اور امیر کے سامنے پیش کر دیا ۔ امیر نے ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ اگر یہ دعویٰ سچا ہوگا تو میں مرید ہو جاؤں گا۔

چنانچہ شہید مرحوم خط ملنے پر خوست کیلئے روانہ ہوئے۔خوست پہنچنے سے قبل ان کی گرفتاری کا حکم آچکا تھا اور جب انہیں امیر کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بُو آتی ہے ان کو فاصلہ سے کھڑا کرو۔پھر حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے تھے قید کردو اور زنجیر غراغراب لگادو یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی لگادو اس کے بعد مولوی صاحب ایک روایت کے مطابق چار ماہ اور ایک روایت کے مطابق ڈیڑھ ماہ قید میں رہے۔

امیر کی طرف سے کئی دفعہ فہمائش ہوئی کہ اب بھی توبہ کرو کہ اب بھی تمہیں رہائی دی جائے گی مگر انہوں نے ہر بار انکار کیا کہ یہ کیسے ممکن ہے ۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمائش کی کہ چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے ان مولویوں سے میری بحث کرائی جائے امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا۔

بحث کے وقت مجمع کثیر تھا مباحثہ صرف تحریری تھا کوئی بات حاضرین کو سنائی نہیں جاتی تھی۔صبح سات بجے سے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا مگر مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا ۔ جب شہزادہ عبد اللطیف شہید مرحوم کی ان بدقسمت ملاؤں سے بحث ہو رہی تھی تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لے کر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے اور جب عصر کا وقت ہوا تو آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے آنے کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے بہر کیف آپ پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔رات کے وقت یہ فتویٰ کفر امیر صاحب کی خدمت میں بھجوایا گیا اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت عمدًا نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا افسوس صد افسوس! امیر پر چاہئے تو یہ تھا کہ بحث کے وقت خود وہاں موجود ہوتا اور نہ ہی مباحثہ کے کاغذات طلب کئے اور فتویٰ کفر پر ہی حکم لگادیا۔

چنانچہ امیر نے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا ور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے اور وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا اور پھر امیر کے حکم سے ناک میں چھید کر کے اس میں رسّی ڈال کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا گیا پھر شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا تو امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر اب بھی توبہ کرے تو میں تجھے اب بھی بچا لیتا ہوں اب تیرا آخری وقت ہے تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہوسکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال واطفال کیا چیز ہیں جن کیلئے میں ایمان چھوڑ دوں۔

تب بادشاہ وقت نے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کیونکہ تم نے ہی کفر کا فتویٰ لگایا ہے تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور حاضرین میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس نے اس شہید پر پتھر نہ پھینکا ہو اور شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھا پتھروں کا جمع ہو گیا۔یہ واقعہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کا ہے۔

واپس ہوتے وقت امیر نے کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ چھ روز تک میں زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ ہونا چاہئے اور پہرہ رکھا گیا۔خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا

تَشْعُرُوْنَ (البقرہ آیت ۱۵۵)

کہ جولوگ راہ خدا میں مارے جائیں تم انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہیں لیکن تم لوگ نہیں سمجھتے۔

صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا اس بے رحمی سے شہید کیا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ حق ہے :

خوں شہیدان امت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

نیز فرمایا:

''یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کرلیا۔

اے کابل کی زمین! تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔''

حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت سے دو سال قبل ۱۹۰۱ء میں حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب کو ایسے ہی دردناک طور پر شہید کیا گیا تھا اور حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئی جس کا شروع میں ذکر کیا گیا ہے شَاتَانِ تُذْبَحَانِ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی ہر دو بزرگان کی شہادت سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

وَکُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَان

میں یہ خبر دی گئی تھی یہ واقعہ گذرنے کے بعد عام تباہی ہوگی۔ چنانچہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے شہید کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اشخاص اس کا شکار ہوگئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوگئے۔

امیر حبیب اللہ خان کا عبرتناک انجام

امیر حبیب اللہ خان کو اس کے حقیقی بھائی نصر اللہ خان نے ۲۰ فروری ۱۹۱۹ء کی رات سوتے وقت پستول کے ایک ہی فائر سے ہمیشہ کی نیند سلا دیا اور علماء کو ساتھ ملا کر تخت پر قبضہ کرلیا اور ۳/اپریل ۱۹۱۹ء کو ارک شاہی میں سردار نصر اللہ خان کو نظر بند کر دیا گیا پھر ایک برج میں رکھا جس سے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا اور کچھ عرصہ بعد دم گھونٹ کر مار دیا۔

پنجابی ڈاکٹر عبد الغنی کا حشر

اس ڈاکٹر نے بحث و مباحثہ کے دوران ثالث کے فرائض انجام دیئے تھے اپنے بھائیوں سمیت گیارہ سال تک اسیر زندان رہنا پڑا اور اس کی بیوی کابل سے پنجاب آنے لگی راستے میں ''لنڈی سرائے'' میں مرگئی پبلک نے چندہ جمع کر کے کفن دفن کا انتظام کیا جو ان لڑکے عبد الجبار کو کسی نے تلوار مار کر سر تن سے جدا کر دیا۔

ملاّ عبد الرّزاق قاضی کا حشر

اس قاضی نے شہید مرحوم کو پہلا پتھر مارا تھا چنانچہ وہ ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امیر کابل نے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی امیر امان اللہ خان نے اپنے دور حکومت میں کوڑے لگوائے اور مجرموں کی طرح روزانہ حاضری کا حکم دیا بعد میں یہ شخص کابل سے غائب ہوگیا۔

ایک معمولی شخص بچہ نے اس خاندان کے آخری بادشاہ امیر امان اللہ خان کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا اور ہمیشہ ہمیش کیلئے اس خاندان سے بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار۔

دوسری طرف حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی عزت اور قدر و منزلت کو دیکھیں کہ احمدیت کے سید الشہداء کہلائے اور دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں انکو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور کروڑوں سعید روحیں ان کی عظیم قربانی پر فخر کر رہی ہیں اور قیامت تک فخر کرتی چلی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نیز افغانستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جس دن سے یہ ناحق خون بہایا گیا ہے کبھی بھی اس ملک کو امن چین نصیب نہیں ہوا کبھی ملکی خانہ جنگی، کبھی دہشت گردی، اور حالیہ جنگوں نے اس ملک کو تباہ برباد کر کے رکھ دیا اور جب تک کہ یہ سارا ملک تائب ہو کر احمدیت کی آغوش میں نہیں آجاتا امن وسکون کی سانس نہیں لے سکتا۔

گزشتہ چند سالوں سے پاکستان کی حکومت اور شر پسند ملاؤں نے احمدیت کے خلاف آگ کے شعلے بھڑکائے ہوئے ہیں اور دیگر ملکوں میں بھی بھڑکائے جارہے ہیں ان سب کو متنبہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''اے مخالفین احمدیت! تم نے جتنا زور لگانا ہے لگالو جتنے احمدی شہید کرنے ہیں کرلو لیکن تم احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں پاؤ گے۔ احمدیت نے بہر حال غالب آنا ہے یہ خدا کی تقدیر ہے جو بہر حال غالب آکر رہے گی اور ناکامی و نامرادی تمہارا مقدر بن چکی ہے جو تمہارے حصہ میں لکھی جا چکی ہے پس اگر سعادتمند ہو تو آؤ اور امام الزمان کے سامنے سر تسلیم خم کرو ورنہ آنے والی نسلوں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیئے جاؤ گے۔''

☆☆☆

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹ء

جملہ امراء کرام و سرکل انچارج صاحبان سے گذارش ہے کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ:

جولائی میں (یا کچھ آگے پیچھے) سارے ہندوستان میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ اپنے صوبہ میں کم از کم ۱۵ یوم نومبائعین کا تربیتی کیمپ ضرور لگائیں۔ جس میں چھوٹے چھوٹے تربیتی پروگرام بنائے جائیں اور آسان تربیتی نصاب مرتب کر کے طلباء کو یاد کروایا جائے۔ نیز کیمپ کے اختتام پر بچوں کا امتحان لیا جائے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے انعامات بھی تقسیم کئے جائیں اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں ارسال کریں چونکہ گذشتہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جشن کا سال رہا ہے لہٰذا اس سال بھی خلافت کی اہمیت اور برکت سے متعلق معلومات سے طلباء کو روشناس کرایا جائے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے تربیتی کیمپ کی رپورٹ ہر سال اخبار بدر میں شائع ہوتی ہے اس سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان، مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ براہِ کرم آپ ابھی سے اس نصاب کے مطابق احباب جماعت کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل کریں۔ امتحان کے لئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اُسی کے مطابق احباب و مستورات و بچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

اس کے علاوہ ناخواندہ احباب کی بھی تیاری کروائیں۔ انہیں B گروپ میں شامل کر کے زبانی امتحان لیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اعلان بابت انعامی مقالہ نظارت تعلیم

سال ۲۰۰۹ء کے لئے نظارت تعلیم نے مقالہ کا درج ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

''۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین''

"2009 As International Year of Astronomy And the Great Contribution of the Holy Quran to the Subject of the Astronomy"

☆...... مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ ☆...... اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ پہلے حصہ میں گلیلیو کی سائنسی دریافتوں کے بارے ذکر کر کے اس سائنسدان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ جس کے 25 نمبر ہیں۔ دوسرا حصہ قرآن اور علم فلکیات کے بارے میں لکھا جائے۔ جس کے لئے 75 نمبرات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا مضمون لکھتے وقت اس Guide Line کو مد نظر رکھا جائے۔ ☆...... مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆...... مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ حوالہ دیتے وقت متعلقہ ضروری حصہ کی فوٹو کاپی مقالہ کے ساتھ پیش کرنی ہوگی۔ انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انعام اوّل	انعام دوم	انعام سوم
5000/-	4000/-	3000/-

مقالہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

برلن (جرمنی) کے علاقہ Pankow میں 4790 مربع میٹر پلاٹ پر احمدی خواتین کی 1ء7 ملین یورو کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مسجد خدیجہ کے افتتاح سے قبل ہی پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا میں تشہیر۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہالینڈ سے برلن کے لئے روانگی۔ مسجد خدیجہ برلن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

ہماری اس مسجد سے انسانیت سے محبت، انصاف اور امن کے سوا اور کوئی آواز بلند نہیں ہوگی۔ یقین رکھیں کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' ہی ہمارا لائحہ عمل اور نعرہ ہے۔ یہ اس لئے کہ احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں اور خلیفۂ وقت ہر وقت جماعت کو متوجہ کرتا رہتا ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق سے محبت کریں تا دنیا امن سے بھر جائے۔

اسلام طاقت اور تلوار کا محتاج نہیں ہے۔ اسلام کے سارے فرقوں میں صرف احمدیت ہی ہے جو اسلام کی اصل تصویر پیش کرتی ہے۔

(مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب)

ٹی وی انٹرویو۔ استقبالیہ تقریب میں جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر اور متعدد اہم سرکاری شخصیات کی شمولیت اور مسجد کی تعمیر پر نیک تمناؤں کا اظہار۔ مہمانوں کی حضور انور کے خطاب میں گہری دلچسپی اور مسجد کی تعمیر پر دلی مبارکباد پر مشتمل تأثرات

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

15/اکتوبر 2008ء بروز بدھ:

صبح چھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' نن سپیٹ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ہالینڈ سے برلن (Berlin) کے لئے روانگی

آج پروگرام کے بمطابق نن سپیٹ (ہالینڈ) سے برلن (Berlin) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال اور حضور انور کے جرمنی کے سفر کے لئے جرمنی سے مکرم امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی ٹیم کے ساتھ دوپہر سے قبل ہالینڈ پہنچ گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں احباب جماعت ہالینڈ مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ سے برلن (Berlin) کے لئے روانہ ہوا۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے برلن (جرمنی) کا فاصلہ 632 کلومیٹر ہے۔ 108 کلومیٹر کے سفر کے بعد ہالینڈ کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں تک قافلہ کے ساتھ آنے والے جماعت ہالینڈ کے عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہہ کر واپس نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ جماعت جرمنی کی گاڑیاں شروع سے ہی قافلہ کو Lead کر رہی تھیں۔ اب قافلہ جرمنی کی حدود میں سفر کر رہا تھا۔ مجموعی طور پر 268 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد کچھ دیر کے لئے Auetal کے علاقہ میں مین ہائی وے پر ایک پٹرول سے ملحقہ ریسٹورنٹ میں رُکے اور چائے وغیرہ پی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد آگے روانگی ہوئی۔ جب 395 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر چکے تو Mareborn کے مقام پر سابقہ مشرقی جرمنی کا بارڈر آیا جو اب بطور نشان اور بطور یادگار رہ گیا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں دیوار برلن ٹوٹنے اور گرنے سے قبل مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی کی سرحدیں جدا ہوتی تھیں۔ سفر مسلسل جاری تھا۔ رات آٹھ بجے برلن شہر میں داخل ہوئے اور آٹھ بج کر بیس منٹ پر ''مسجد خدیجہ برلن'' میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا جہاں احباب کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ برلن، صدر جماعت برلن اور انچارج صاحب تعمیر مساجد جرمنی مکرم سعید گیسلر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک بچے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی سعدیہ گڈٹ صاحبہ نے اپنی عاملہ کی بعض ممبران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برلن آمد سے قبل ہی ملک بھر کی جماعتوں سے نمائندگان برلن پہنچ چکے تھے۔ مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے اس تاریخی موقع پر یورپین ممالک، برطانیہ، بیلجیئم، ہالینڈ، ڈنمارک، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، ناروے، آسٹریا اور فرانس سے نمائندگان بھی برلن پہنچ چکے تھے۔

ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کی برلن آمد پر حضور انور کا پرجوش اور ولولہ انگیز استقبال کیا۔ بچیوں نے کورس کی صورت میں استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور پھر کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد خدیجہ برلن (Berlin)

مسجد خدیجہ کی تعمیر برلن شہر کے علاقہ Pankow میں ہوئی ہے۔ اور برلن شہر کا یہ علاقہ سابقہ مشرقی جرمنی میں شامل تھا۔ پلاٹ کا رقبہ 4790 مربع میٹر ہے اور تعمیر شدہ رقبہ 1008 مربع میٹر ہے۔ مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 2/جنوری 2007ء کو رکھا تھا۔

مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 168 مربع میٹر ہے۔ دونوں ہالوں کا کل رقبہ 336 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مینارہ کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا Diameter 9 میٹر ہے۔ مسجد خدیجہ کی تعمیر کے علاوہ اسی احاطہ میں ایک رہائشی حصہ اور دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔ رہائشی حصہ میں ایک چار کمروں کی رہائشگاہ ہے۔ اس کے علاوہ دو کمروں کی رہائشگاہ اور ایک کمرہ کا مہمان خانہ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ چار دفاتر، ایک لائبریری، ایک کانفرنس روم اور کھیلنے کے لئے چھوٹے سے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ بڑے جماعتی کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔ 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن محترمہ مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا ہے۔

یہ تاریخی مسجد 1ء7 ملین یورو میں مکمل ہوئی ہے اور اس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کئے ہیں۔ یہ مسجد صرف خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ 1ء3 ملین یورو کا خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے برداشت کیا ہے جبکہ بقیہ چار لاکھ یورو میں سے بڑا حصہ لجنہ اماء اللہ UK نے ادا کیا ہے۔

یہ دومنزلہ مسجد دور سے نظر آتی ہے اور اس کا بلند مینارہ اور گنبد لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی سے مسجد کے اندرونی حصہ کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ 168 مربع میٹر ہے اور اتنے ہی رقبہ پر مشتمل لجنہ کا ہال ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کے مینار اور گنبد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہ مسجد یہاں سے دوکلومیٹر دور سے نظر آرہی ہے۔ اس کا مینارہ اور گنبد اتنی دور سے نظر آنے شروع ہوجاتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جرمنی کا شہر برلن (Berlin)

جرمنی کا شہر برلن (Berlin) 1183ء سے دریائے Spree کے کنارے آباد ہے۔ 892 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر مشتمل اس شہر کی آبادی 3ء4 ملین ہے۔

1871ء اس شہر کو پہلی بار دارالحکومت کا درجہ حاصل ہوا۔ دوسری جنگ عظیم میں اس شہر کی آبادی 4ء3 ملین تھی جس میں سے 2ء8 ملین لوگ زندہ بچے اور چھ لاکھ مکانات تباہ ہوئے۔ دیوار برلن کی تعمیر سے یہ شہر دوحصّوں میں تقسیم ہوگیا اور ایک حصہ روس کے زیر اثر آگیا جو مشرقی جرمنی کہلاتا تھا۔ 10/نومبر 1989ء کو دیوار برلن گرائی گئی اور یوں برلن کے دونوں حصے اکٹھے ہوگئے۔

''مسجد خدیجہ'' کی تعمیر اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ مسجد شہر کے اس حصہ میں تعمیر ہوئی ہے جو روس (رشیا) کے زیر اثر تھا اور مشرقی جرمنی کہلاتا تھا۔

پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا میں چرچا

اس مسجد کی تعمیر کا چرچا دنیا بھر کے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا نے کیا ہے۔ مسجد کے افتتاح سے قبل ہی اخبارات نے مسجد کے بارہ میں خبریں دینی شروع کردی تھیں۔

۞......اخبار "Berlin Morgenpost" نے اپنی 19/ستمبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

پانکوو Pankow کی مسجد تقریباً مکمل

مسجد کے خلاف مظاہروں، بلکہ حملوں کے باوجود خدیجہ مسجد کی تعمیر کا کام مسلسل جاری ہے۔ جماعت کے ترجمان نے کہا کہ مسجد کے خلاف کارروائیوں میں کمی آگئی ہے۔ اس کی ایک وجہ پولیس کے ساتھ ہمارا تعاون بھی ہے۔ وہ اس علاقہ کی پہلے سے بڑھ کر نگرانی کرتی ہے۔ اس خبر میں مسجد کے منصوبہ، لاگت اور تاریخ کی تفصیل دی گئی ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ یہ برلن کے 200 احمدیوں کے لئے بنائی جارہی ہے۔ اب تک ایک مکان جماعت کے مرکز کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا۔

۞......اخبار "Die Velt" نے اپنی 7/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

اخبار نے برلن کے دفتر تعمیرات کے حوالہ سے بتایا کہ 8/اکتوبر تک عمارت کے مسجد کے استعمال کی اجازت دے دی جائے گی۔ اخبار نے لکھا کہ 16/اکتوبر کو باقاعدہ افتتاح ہے جس میں ایک ہزار مہمان متوقع ہیں اور 17/اکتوبر کو جماعت کے ممبران مسجد کی تکمیل کی خوشی منائیں گے۔

۞......اخبار "Bild-Zeitung" نے اپنی 12/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''جرمنی کی کثیر الاشاعت، مگر زرد صحافت سے تعلق رکھنے والی اخبار "Bild-Zeitung" نے مسجد کے گنبد کی تصویر کے ساتھ افتتاح کے پروگرام کے بارے میں خبر شائع کی ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ مسجد کا نام آنحضرت ﷺ کی پہلی زوجہ مطہرہ کے نام پر ''خدیجہ'' رکھا گیا ہے۔ خبر میں مسجد کے خلاف احتجاج اور دیگر کارروائیوں کا بھی مختصر ذکر ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ بعض گروپس نے مسجد کے حق میں بھی مظاہرہ کیا ہے۔ افتتاح کے دن دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی NPD نے بھی مظاہرہ کا اعلان کیا ہے''۔

۞......اخبار "Der Tagesspeigel" نے اپنی اشاعت 15/اکتوبر 2008ء میں لکھا:

ایک اخباری اطلاع کے مطابق جرمنی کی کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی CDU اب ان گروپس کا ساتھ دے گی جو مسجد کے حق میں مظاہرہ کریں گے۔ CDU بھی دیگر جمہوری پارٹیوں کی طرح Pankow کے لوگوں کی انجمن Wir sind Pankow (ہم پانکو ہیں) کی حمایت کرے گی۔ یہ انجمن برلن کے اس علاقہ کے لوگوں نے بنائی ہے جہاں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ ان کا ماٹو ہے کہ Pankow کے شہری روادار اور کھلے دل کے لوگ ہیں۔

۞......اخبار "Berliner Morgenpost" نے اپنی 15/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

مسجد کی تعمیر کی تاریخ ہنگامہ خیز ہے۔ لیکن اب اہتمام کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا جارہا ہے۔ اس خبر میں دیگر تفاصیل کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے دس تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں۔ اور مسجد کے سامنے کے حصہ کی خوبصورت تصویر۔

۞......اسی اخبار نے اپنی 15/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں مزید لکھا:

برلن کے وزیر داخلہ: جرمنی میں زیادہ مسجدیں ہونی چاہئیں۔

برلن جو کہ جرمنی کا ایک صوبہ بھی ہے کے وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا ہے کہ مساجد بناتے وقت شفاف طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ وہ تعمیر کا خرچہ کس طرح ادا کر رہے ہیں۔ اس طرح اعتبار بڑھے گا۔ جماعت احمدیہ کا یہ طریق ہے کہ انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ ان کی مساجد ممبران کے چندہ سے بنائی جاتی ہیں جو ایک اچھا اقدام ہے۔

۞......اخبار "Berliner Morgenpost" نے اپنی 16/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

نو تعمیر مسجد کے لئے

مبارکباد (Congratulation)

قرآن گمشدہ کناروں سے ہر ایک کو نظر آنے والی عمارتوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن گئے ہیں۔ مسلمان جرمنی میں جہاں کہیں بھی مسجد بنائیں ہم ان کو مبارکباد دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کو شہری فرائض سے بری الذمہ نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمانوں کا دینی جوش دیکھ کر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بھی مذہب کی طرف زیادہ متحرک ہو رہے ہیں۔ مسابقت کی روح سے ترقی ہوتی ہے۔ مذہب پہ بھی یہ قانون اطلاق پاتا ہے۔

16/اکتوبر 2008ء بروز جمعرات:

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد خدیجہ'' برلن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹی وی انٹرویوز

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF، ریجنل ٹی وی RBB اور ریڈیو برلن (Berlin) کے جرنلسٹ اور نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کی مسجد کی کیوں اہمیت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''ہم تمام جرمنی میں مساجد بنا رہے ہیں۔ لیکن مشرقی یورپ میں ہماری یہ پہلی Purpose built مسجد ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں یہاں مسجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔ امید ہے کہ اس کے بعد اس علاقے میں مزید مساجد کی تعمیر ہوگی۔ مساجد کی تعمیر بہت ضروری ہے کیونکہ ان میں ہم اکٹھے ہو کر ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ایک اور بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کسی کو بھی اس مسجد سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''

ٹی وی نمائندہ کے ایک سوال کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ جرمنی میں ۱۰۰/مساجد بنانا چاہتے ہیں؟ کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

''یہ کم سے کم تعداد ہے۔ ۱۰۰/مساجد بھی ہماری ضرورت پورا نہیں کرسکتیں۔ جب ایک دفعہ یہ ٹارگٹ پورا ہو جائے گا تو ہمیں مختلف علاقوں میں اپنی جماعت کے لئے مزید مساجد بنانے کی ضرورت پڑے گی۔ مساجد ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہ ہماری وحدت کا Symbol ہیں۔ ان کی تعمیر سے ہمارے مذہب کا ایک بنیادی حکم پورا ہوتا ہے جو کہ آپس میں اکٹھے ہونے کا ہے''۔

ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ یہاں کے مقامی افراد کو جماعت کی اس مسجد کی تعمیر کے بارے میں اعتراض ہے۔ آپ ان کے خدشات کو کیسے دور کریں گے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب گزشتہ دفعہ مَیں یہاں آیا تھا تو مَیں نے کہا تھا کہ ایک دفعہ جب مسجد کی تعمیر ہو جائے گی تو آپ کے تمام خدشات دور ہو جائیں گے۔ جب تک آپ کسی کے ساتھ نہیں رہتے آپ کو یہ پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ ہمارا ایک کل وقتی مبلغ یہاں رہے گا اور ہمارے نیشنل امیر بھی یہاں باقاعدہ آئیں گے۔ مجھے امید ہے کہ مَیں بھی گاہے بگاہے یہاں آتا رہوں گا۔ تب ہمارے ہمسائے ہمارے رویہ اور میل جول کے متعلق جان سکیں گے۔ انشاء اللہ یہ خدشات جلد دور ہو جائیں گے۔

ایک سوال یہ ہوا کہ آپ کا نصب العین محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے لیکن بعض لوگ اس بارے میں شبہات کا شکار ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: کوئی بھی شبہ یا خدشہ کسی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ اگر ان کو تعصب ہے تو یہ ان کے فردی تعلقات کی وجہ سے ہوگا مگر ہماری جماعت سے کبھی بھی ان کو کوئی خدشہ نہیں پیدا ہوسکتا۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ جہاں کہیں بھی ہمارے بارے میں خدشات ہوتے ہیں وہ جلد دور ہو جاتے ہیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر و وزیر برائے بہبود و سوشل ویلفیئر کی حضور انور سے ملاقات

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ اپنے دفتر تشریف لائے جہاں نائب صدر جرمن پارلیمنٹ Hon. Wolfgang Theirse، وزیر برائے بہبود و سوشل ویلفیئر صوبہ برلن Hon.Heidi Knake Werner اور Panko Berlin کے میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات میں ان مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا اور وزیر برائے بہبود و سوشل ویلفیئر نے اپنے کام اور شعبہ کی تفصیل بتائی۔ حضور انور نے نائب صدر پارلیمنٹ اور میئر سے گفتگو فرمائی۔ ملاقات کا یہ پروگرام چھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

افتتاحی تقریب عشائیہ

آج مسجد خدیجہ کی ایک افتتاحی تقریب کے تحت مسجد کے دونوں ہالز اور مسجد کے احاطہ میں ایک تقریب عشائیہ (VIP Reception) کا انتظام کیا تھا جس میں بہت بڑی تعداد میں معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں وائس پریذیڈنٹ جرمن پارلیمنٹ، وزیر برائے بہبود و سوشل ویلفیئر صوبہ برلن، Panko Berlin کے میئر، سیاسی پارٹی SPD کے نائب صدر، صوبائی وزیر اعلیٰ برلن کی نمائندہ خاتون، صوبائی وزیر برائے امیگریشن، چودہ ممبران نیشنل و قومی اسمبلی، عیسائی، یہودی، سکھ ازم اور مسلمان تنظیموں کے سربراہان، مختلف سفارتکار، جرنلسٹس، پروفیسرز، ٹیچرز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد شامل تھے۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے پیش کیا۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے آج کی اس تقریب اور پروگرام کا مختصر تعارف پیش کیا جس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں جرمن زبان میں ترنم کے ساتھ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی دو نظمیں پیش کیں۔

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے تعارفی ایڈریس میں جماعت احمدیہ جرمنی کی مختصر تاریخ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ جرمنی میں جماعت کی تاریخ کا آغاز مبلغین کی آمد سے ہوا۔ جو 1920ء کی دہائی کے شروع میں جرمنی تشریف لائے۔ اسی زمانہ میں برلن میں مسجد کی تعمیر کی تحریک کی گئی اور خواتین سے کہا گیا کہ وہ اس مسجد کے لئے چندہ دیں۔ لیکن یہ اس وقت کے عالمی بحران کی بنا پر تعمیر نہ ہوسکی۔ 1954ء میں جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں آنے والے مہمانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف بھی کروایا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد پروگرام کے مطابق جرمن پارلیمنٹ کے وائس پریذیڈنٹ یعنی ڈپٹی سپیکر Dr. Wolf Gang Thierse نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اختلافات اور تعصّبات روا رکھے گئے۔ لیکن اس مسجد کے مکمل ہونے کے بعد یہ ایک خوشکن امر ہے کہ یہاں معمول کی زندگی واپس لوٹ آئے گی۔ مسجد کی تعمیر اس لئے ممکن ہوئی کیونکہ جرمنی ایک ایسا ملک ہے جہاں قانون کی بالادستی ہے اور یہاں سب کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مذہبی آزادی کا قانون نہ صرف بڑے مذاہب کے لئے ہے بلکہ چھوٹی جماعتوں کو بھی یہ حق یکساں طور پر حاصل ہے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جس طرح جرمنی میں مختلف مذاہب کو عبادتگاہیں بنانے کا حق ہے۔ اسی طرح مسلمان ملکوں میں بھی مذہبی آزادی دی جانی چاہئے۔ موصوف نے مسجد کے لئے خدا تعالیٰ کی برکت کی اور ہمسایوں کے ساتھ بہترین تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس کے بعد برلن انٹیگریشن کی سینیٹر Mrs. Heidi Knaacke-Warner نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کے افتتاح سے قبل سب کو ایک تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑا ہے۔ لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ مخالفت کے باوجود مسجد کی تعمیر کا کام مستقل مزاجی سے جاری رہا اور پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ موصوفہ نے اس امر کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جماعت ہے جو گفتگو اور ڈائیلاگ پہ آمادہ رہتی ہے۔ اور اس بات کو سراہا کہ جماعت نے مخالفت کی وجہ سے ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے کہا کہ مسجد انٹیگریشن کے عمل کو مزید فروغ دے گی۔ مسجد ایک ڈائیلاگ کا مرکز ہوگی۔ اسی طرح ثقافتی اور دیگر امور میں تبادلہ خیال ممکن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کشادہ ذہنی اور رواداری کے حق میں ہیں کیونکہ اس سے ڈائیلاگ ترقی کرتا ہے۔

مہمانوں میں سے آخری تقریر علاقہ کے میئر Mr.Mathias Kohne نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ مسجد طاقت اور حکومت کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ ایک دیدہ زیب عمارت ہے اور علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث ہے۔ انہوں نے مسجد بنانے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر کسی وجہ سے یہ مسجد یہاں نہ بنتی تو انہیں دکھ ہوتا۔ لیکن شاید علاقہ کے لوگ ذہنی طور پر مسجد کی تعمیر کے لئے تیار نہیں تھے۔ بہت سی افواہیں اور تعصّبات کو پھیلایا گیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر 11 ستمبر والا واقعہ نہ ہوتا تو مسجد کی تاریخ ایک مختلف رخ اختیار کرتی۔ آخر میں انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اب زندگی معمول پر آجائے گی اور اس بات کا خیر مقدم کیا کہ مسجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔

بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

سب سے پہلے مَیں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو باوجود اپنی مصروف زندگی کے اس فنکشن میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ آج کا دن کام کا دن ہے اور ویک اینڈ نہیں ہے اور آپ میں سے کافی اپنے کام کی مصروفیت کی جہ سے تھکے ہوئے ہوں گے۔ مزید برآں میرے دل میں جذبات تشکر آپ سب کے لئے ہیں کیونکہ آپ باوجود اختلافات کے اس مسجد میں تشریف لائے۔ اس علاقہ میں ہمارے مخالفین نے مظاہرے کئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا اور تکلیف اٹھا کر یہاں آئے اور ہمیں سپورٹ کیا۔ خاص طور پر مَیں اس علاقہ کے میئر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت کا اظہار ہے کہ ایک طرف جرمنی کا ایک طبقہ اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار کر رہا ہے اور مظاہرہ کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف روشن خیال لوگ ہیں اور ایسے لوگوں کی اکثریت میں رہنے میں کوئی شک نہیں جو اس ناانصاف اپوزیشن کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ انہوں نے سچ کی تلاش میں انسانیت اور مہربانی کا اظہار کیا ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی جرمنی کی حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے اور ان کے عوام کا بھی کیونکہ انہوں نے نہ صرف مہاجرین کو قبول کیا جو اپنے ممالک میں غیر انسانی سلوک کا شکار تھے بلکہ انہیں کھلے دل سے خوش آمدید کہا جو لوگ جسمانی اور ذہنی تکالیف کا شکار تھے اس حد تک کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ اپنے گھروں سے ہجرت کرتے۔

ہم احمدی نہ تو احسان فراموش ہیں اور نہ ہی اس حقیقت کے منکر ہیں۔ اس لئے ہم اس ملک کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں کر سکتے اور نہ لوکل جرمن عوام کے خلاف کوئی ایسی بات جو قومی امن کی تباہی کی طرف لے جانے والی ہو۔ ہم تو ان کے خلاف بھی نہیں جو ہمارے خلاف مظاہرہ کرنے والے ہیں۔ ہماری کوشش اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی غلط فہمیاں دور فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سوال آج بعض میڈیا کے نمائندوں اور جرنلسٹ نے بھی کیا ہے اور مَیں نے یہی جواب دیا ہے کہ ایک وقت ان کو احساس ہو جائے گا کہ احمدی جرمنی میں سچے اور حقیقی شہری کے طور پر رہ رہے ہیں۔ ان کے لئے جو آپ میں سے ہمیں دیکھنے اور ہماری جماعت کے متعلق معلومات لینے آئے ہیں ان کے لئے یہ پہلی میٹنگ ہی اسلام کے متعلق ان کے اعتراضات اور شکوک کو دور کرنے والی بن جائے۔

ہمارے نوجوان اور بچے جن کے والدین کافی عرصہ سے اس ملک میں ہجرت کر کے آگئے ہیں بڑے مخلص احمدی ہیں۔ ان کا احمدی ہونا ان کو جرمن معاشرہ کا حصہ بننے میں کوئی روک نہیں پیدا کرتا۔ آپ میں سے کئی جو ہماری جماعت کو جانتے ہیں اس بات سے باخبر ہیں کہ احمدی مسلم جرمنی کے بہت وفادار ہیں اور اس کے عوام کے بھی۔ احمدی بچے اب ملک کا ایک Integral حصہ بن چکے ہیں۔ یہ اس حد تک ہے کہ وہ اپنی مادری زبان بھول چکے ہیں اور اپنے گھروں میں جرمن زبان بولتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ وہ خواب بھی جرمن زبان میں دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی تعداد جرمنوں کی احمدی ہو چکی ہے۔ ایک بڑی مثال اس کی یہ ہے کہ ہماری جرمن جماعت کے نیشنل صدر ایک جرمن ہیں۔ ان کی تقرری کسی سیاسی ضرورت کے پیش نظر نہیں ہے کہ جرمنی میں ایک جرمن کو ضرور صدر ہونا چاہئے تا کہ ہم حکومت سے کوئی مفاد حاصل کر سکیں۔ بلکہ یہ صرف ان کے انتہائی اخلاص کی وجہ سے ہے کہ انہوں نے جماعت کے اندر یہ مقام حاصل کر لیا ہے۔ یہ ایک انتخاب کے ذریعہ چنے گئے ہیں۔ ایک دوسرے احمدی جرمن ہدایت اللہ ہیوبش ہیں جو ایک بہت ہی نیک، مخلص اور عالم آدمی ہیں۔ انہوں نے کئی ایک کتب لکھی ہیں۔ جماعتی بھی اور جماعت سے باہر بھی۔ ان سب نے بڑی تیزی سے اس راہ میں ترقی کی ہے، اخلاص اور قربانی میں ترقی کی ہے۔ یہ اس لئے کہ ان کو علم ہو گیا ہے کہ یہ سچائی دنیاوی دھندوں سے نجات دلا کر خدا کے قریب کرتی ہے۔ ہر احمدی چاہے وہ کسی ملک کا ہو یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اسی طرح گزارے جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ ہر احمدی کا مقصد حیات یہی ہے کہ وہ اچھے کام کرنے میں آگے بڑھے۔ خدا کو ہر وقت یاد رکھے اور محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کے اصول کو ہر وقت یاد رکھے۔ یہ اصول ہمارے عقیدہ کی تشریح کرتا ہے اور یہی ہمارا عمل ہے اور یہی ہمارا تمام دنیا کے لئے پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ میری بات کو سن کر کہیں کہ جو کہا ہے وہ ٹھیک ہے مگر وہ اسلام کی مکمل تصویر نہیں ہے جو ہم نے اکثر مسلمانوں سے دیکھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا اسلام کو صرف شدت پسند مذہب کے طور پر جانتی ہے کہ یہ دہشت گردی کا مذہب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام جبر کے ذریعہ پھیلایا گیا۔ یہ بات اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کا عمل آپ لوگوں نے یہ دیکھا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ لوگ یہ کہیں کہ احمدیت اسلام کو امن اور بھائی چارہ کا مذہب صرف دنیا والوں کی مخالفت سے ڈر کر کہہ رہی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو اسلام احمدیت پیش کر رہی ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ یہ اسلام طاقت اور تلوار کا محتاج نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کے یہی عقائد ہیں جن کی وجہ سے وہ بہت سے مسلم ممالک میں سختی کا سامنا کر رہی ہے۔ مَیں جب اس مسجد کی بنیاد رکھنے یہاں آیا تھا تو ایک گروپ نے بڑی مخالفت کی اور احتجاجی مظاہرہ کیا بلکہ ابھی ماضی قریب تک کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے بڑا شور شرابا کیا جس نے تمام ماحول کو خراب کیا۔ مَیں نے مہمانوں سے کہا کہ احمدیت کی تاریخ اسی طرح کی مخالفت سے بھری پڑی ہے۔ ہم ان مخالفتوں سے نہیں ڈرتے۔ ہم نے اس وقت پروگرام میں شامل مہمانوں کی تعریف کی۔ اسی طرح پولیس کا باہر موجود ہونا تا کہ ہماری حفاظت کرے جرمن حکومت کے انصاف کا ایک اور ثبوت تھا۔

تاہم میں بات کر رہا تھا کہ مسلمانوں کے مرکزی گروپس جو اسلام کی تصویر پیش کر رہے ہیں وہ اس تصویر سے جو احمدیت پیش کر رہی ہے بہت مختلف ہے۔ جو تصویر احمدیت پیش کر رہی ہے وہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اب مَیں کچھ تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں کیونکہ اس قلیل وقت میں جس تفصیل کے ساتھ بات ہونی چاہئے اس کا وقت نہیں ہے۔ خلاصۃً بتاتا ہوں کہ جہاں تک اسلام کے انتہا پسند مذہب ہونے کا تعلق ہے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تبلیغ و اشاعت کی تعلیم کا مطالعہ کیا جائے۔ قرآن کریم سے بھی اور آنحضرت ﷺ کی سنت سے بھی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے فرماتا ہے کہ: لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) اسلام میں کوئی جبر نہیں۔

اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ حکم اس وقت کا ہے جب مسلمان اقلیت میں تھے اور مکہ کے کفار کے مظالم کا نشانہ تھے۔ مگر یہ سب الزام غلط ہیں کیونکہ تمام شواہد سے یہ ثابت ہے کہ یہ آیت جس سورۃ کی ہے وہ مدینہ میں نازل ہوئی جہاں پر اسلامی حکومت پہلے ہی قائم تھی۔ یہ حقیقت کہ یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عقیدہ کے معاملے میں کوئی جبر پسند نہیں کرتا۔ یہ سچ ہے کہ خدا کے رسول کا کام ہوتا ہے کہ خدا کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق رسول ہر قوم میں آئے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کو بھیجتا ہے جو اس کی عبادت کرتا ہے۔ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ وہ اس آسمانی پیغام پر یقین رکھتا ہے۔ وہ بھیجا ہی اس لئے جاتا ہے کہ وہ خدا نے جو پیغام دیا ہے اس کو دنیا تک پہنچائے۔ وہ دل کی گہرائیوں سے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کو قبول کریں اور یہی فرض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں ادا کیا اور بڑی جرأت سے پیغام پہنچایا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ہر طرح کی سختی اس وقت کے حکمرانوں سے برداشت کی اپنے پیغام پہنچانے کے لئے۔

ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت محمد ﷺ آخری شرعی نبی ہیں جو اللہ نے بھیجے۔ آپ کے دل میں بھی بندوں تک خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے بڑی شدید خواہش تھی۔ عرب دنیا میں بھی اور پھر تمام دنیا میں بھی تا کہ خدا تعالیٰ کا عہد تمام دنیا سے پورا ہو اور اس مقصد کے لئے آپ ﷺ ہمیشہ بے تاب رہتے اور دعا گو رہتے۔ یہاں تک اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی تڑپ آپ کے دل میں تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا (الکھف:7)

یہ آپ ﷺ کا صبر تھا اور یہ آپ کی تڑپ تھی۔ ایک انسان جو طاقت اور تلوار سے اپنا نظریہ لاگو کرنا چاہتا ہے وہ ناکامی پر غصہ میں تو آسکتا ہے مگر غمزدہ نہیں ہوسکتا۔ صرف وہی غمزدہ ہوسکتا ہے جو انسانوں سے ہمدردی رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جو اچھائی اس کے پاس ہے وہ دوسروں کو بھی ملنی چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ یہ اس لئے کہا کہ صرف اللہ ہی کا کام ہے کہ وہ کسی انسان کا دل ایمان کے لئے کھول دے۔ باوجود اس کے کہ جو پیغام آنحضرت ﷺ لائے وہ سچا ہے مگر پھر بھی انسان آزاد ہے چاہے وہ اسے مانے یا نہ مانے۔

تاہم اگر وہ مانے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر وہ نہ ایمان لائے تو یہ اس کا حق ہے۔ ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

ایک موقع پر رسول کریم ﷺ کے دل کی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں ہے وہ ایمان لے آتا۔ کیا تو ان کو زبردستی ایماندار بنا دے گا۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ (یونس:100)

یہاں اللہ فرماتا ہے کہ بنی نوع انسان کو ہدایت دینا یہ اس کا کام ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ یہ اس کی خواہش ہے کہ لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں اور صرف اسی کی عبادت کریں اور روحانی ترقی کریں۔ لیکن اللہ فرماتا ہے کہ میں انسان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرے اور اپنی راہ چنے۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے فرماتا ہے کہ جب خدا نے یہ اختیار دیا ہے تو پھر تُو کس طرح ان کو ایمان لانے پر مجبور کرے گا۔ یہ قطعی طور پر ایک رسول کا کام واضح کر رہا ہے کہ اس کا کام صرف پیغام پہنچانا اور پھیلانا ہے۔ انسان کے دل کو تبدیل کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کسی کے مذہب کو زبردستی بدلنے کا سوال ہی نہیں ہے۔

تلوار علاقہ فتح کر سکتی ہے نہ کہ دل۔ طاقت سر جھکا سکتی ہے نہ کہ ذہن۔ یہ اس لئے کہ زبردستی سے دل نہیں بدلا جا سکتا اور اگر کوئی دل سے ایمان نہیں لاتا تو پھر وہ مفید وجود کے طور پر جماعت کا حصہ نہیں بن سکتا بلکہ جماعت کے لئے نقصان کا باعث ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب عقیدہ کے معاملے میں زبردستی کا سوال ہی نہیں ہے تو پھر کس طرح اس سے انتہا پسندی پیدا ہو سکتی ہے اور یہی بات ہمیں آنحضرت ﷺ کی سنت سے نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ کے وقت میں نہ جنگی قیدی اور نہ غلام کسی طاقت سے مسلمان بنائے گئے بلکہ فدیہ کے بدلے ان کو آزاد کیا گیا۔ جنگ بدر کے قیدیوں سے کس طرح کا سلوک کیا گیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے تعصب سے پاک سلوک کو مستشرقین نے بھی تسلیم کیا۔ جنگ بدر وہ پہلی جنگ ہے جو مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان لڑی گئی۔ اس دوران مسلمانوں نے بعض جنگی قیدی پکڑے جو فدیہ دے کر آزادی حاصل نہ کر سکتے تھے۔ یہ قیدی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو آزاد ہیں۔ اس مثال کو دیکھو۔ وہ دشمن جو مسلمانوں کو تباہ کرنے آیا تھا جب شکست ہوئی تو ان میں سے کافی تعداد میں قیدی بنائے گئے اور قید میں ڈالے گئے۔ اس وقت کے دستور کے خلاف نہ تو انہیں غلام بنایا گیا بلکہ صرف مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کی بنا پر آزاد کر دیا گیا۔ اس بات کا تو سوال ہی نہیں کہ ان کا زبردستی مذہب بدلا گیا۔ کیا ہی خوبصورت مثال ہے قرآنی تعلیم پر عمل کی۔ یہ اسلام پر زبردستی عقیدہ بدلنے کے الزام کا مختصر جواب ہے۔

اگلی بات اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں امن کے قیام کے بارے میں ہے۔ اللہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9)

سو یہ تعلیم ہے کہ اگر تم سچے مسلمان ہو تو انصاف سے کام لو کیونکہ صرف انصاف سے ہی امن قائم ہوسکتا ہے اور باہمی تعلقات بہتر ہوسکتے ہیں اور انصاف کے قیام سے ہر طرح کا تشدد اور جبر ختم ہوسکتا ہے۔ جبر واستبداد دنیا کی بے امنی کی بنیادی وجہ ہے۔ مسلمان کے لئے ہر صورت میں اللہ کا حکم یہ ہے کہ انصاف قائم کرے۔ اس حد تک کہ ایک دشمن قوم سے بھی ناانصافی نہ کرے جس نے اس کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہو کیونکہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔

ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم خدا کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف مخلوق خدا سے ناانصافی کی جارہی ہے۔ حقیقی انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی سے دشمنی ہے تو میدان جنگ تک ہی محدود رہے۔ اگر تم دشمنوں سے ناانصافی کرتے ہو تو پھر انصاف نہیں قائم کر رہے اور انہیں غیر ضروری طور پر ہراساں کر رہے ہو۔ اس لئے اس بات سے بچو۔ ایک سچے مسلمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اسے خدا کی ذات پر مکمل بھروسہ ہے تو اسے یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر کام جو وہ کررہا ہے اس سے وہ واقف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ جب خدا کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا تو انصاف اسی طرح قائم کرنا چاہئے جس طرح خدا چاہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک واقعہ حضرت عمرؓ کے متعلق جو دوسرے خلیفہ تھے اس طرح سے ہے کہ آپ نے دیکھا کہ بوڑھا غیر مسلم لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ آپ کے استفسار پر اس نے بتایا کہ کیا کروں عمرؓ نے جزیہ لگادیا ہے جو غیر مسلم رعایا پر لگایا جاتا ہے (ویسے مسلمان اور غیر مسلم سب لوگ ٹیکس ادا کرتے تھے) مَیں بوڑھا آدمی ہوں کام نہیں کرسکتا اور اس ٹیکس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ یہ سننے پر حضرت عمرؓ نے فوراً حکم جاری فرمایا کہ اس شخص سے ٹیکس نہ لیا جائے بلکہ سارے ایسے افراد کی پرورش بیت المال سے کی جائے۔ یہ تھا انصاف کا معیار اس دور میں کہ باوجود وسائل کی کمی کے، باوجود ایک غیر مسلم ہونے کے اس کو انصاف مہیا کیا اور اس کے حقوق پورے کئے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے ملک میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ الزام کہ اسلام طاقت سے پھیلا غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقت کی مناسبت سے اب مَیں مسجد کے افتتاح کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے جب مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا کہا تھا بلکہ اس سے بھی قبل جب جماعت اس شہر میں مسجد بنانے کی پلاننگ کررہی تھی اس وقت بھی ایک گروپ نے اس مسجد کی مخالفت کی تھی کہ اس جگہ مسجد نہیں بنی چاہئے تاہم ایک حصہ نے اس کی تعمیر کی حمایت کی اور آج یہ مسجد آپ کے سامنے ہے۔ مَیں ان لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہماری حمایت کی۔ ہمارے مخالفوں کا سب سے بڑا یہ الزام تھا کہ یہ مذہب انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ان کا رویہ غیر مسلم سے ہرگز قابل برداشت نہیں اور ان کے ممبران معاشرے میں گھلتے ملتے نہیں اور اس کا حصہ نہیں بنتے۔

ان الزامات کا جواب مَیں پہلے دے چکا ہوں۔ اب غیر مسلموں کے ذہنوں میں اسلام سے متعلق جو دہشت گردی کا تصور ہے اس پر کہتا ہوں کہ یہ آپ لوگوں کا قصور نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام کے بعض گروہوں نے اپنے مفادات کی خاطر اس طرح کی شرمناک حرکتیں کی ہیں جس کا اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے اور اسلام کو بدنام کیا ہے۔ انہوں نے دنیا کو اسلام سے دور کردیا ہے۔ بعض دہشت گرد مساجد میں پروان چڑھے اور دینی مدارس میں پڑھ کر انہوں نے دنیا کا امن برباد کیا۔ تاہم جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا احمدی اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں جو انصاف اور امن کی تعلیم ہے۔ جو مساجد ہم بناتے ہیں وہ ایک خدا کی عبادت کی خاطر بناتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارا کوئی اور مقصد نہیں ہوتا۔ تاہم مغربی دنیا میں مساجد کو نام نہاد جہادی تنظیموں سے منسلک کردیا گیا ہے۔ یہ قابل ردّ ہے اور قابل افسوس ہے۔

کیونکہ جہاں قرآن کریم میں لڑائی کی اجازت ہے وہ اجازت صرف ان کے خلاف ہے جو خدا کی عبادت سے روکتے ہیں اور اگر یہ اجازت نہ دی جائے تو دشمن لوگوں کو ایک خدا کی عبادت سے روکیں گے اور اس طرح دنیا کا امن برباد کردیں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ

(الحج: 40-41)

اگر آپ مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کو کس طرح کی شدید تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ مسلمانوں کو گرم لوہے سے داغا گیا۔ شدید گرمیوں میں تپتی ریت پر لٹایا گیا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دئے گئے۔ ان کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر مخالف سمت میں دوڑایا گیا جس کے نتیجہ میں ان کے جسم دو ٹکڑوں میں کٹ گئے۔ یہ ہے وہ حال کہ کس طرح ظالم مسلمانوں کو اذیت دیتے تھے۔ مکہ والوں کے بائیکاٹ کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک وادی میں اڑھائی سال تک محصور رہے۔ کھانے پینے کی پابندیوں کی وجہ سے ان کو شدید بھوک، پیاس برداشت کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ ہجرت کی اجازت ملی لیکن مکہ کے کفار نے وہاں بھی ان پر حملہ کیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو دفاع کی اجازت دی۔ اگر ایسے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو زمین پر سب گرجے، معبد، عبادت گاہیں اور مساجد تباہ ہوجاتے۔ اس ایک حکم میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر حملہ آور کو اس سے نہ روکو گے تو ظلم پنپے گا۔ اس لئے اس طرح کے خاص حالات میں جنگ کی اجازت دی گئی ہے تاکہ ظلم کا قلع قمع کیا جائے اور انصاف اور امن دنیا میں قائم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آج کل کی لڑائیاں اور جنگیں کیا اس اصول پر پورا اترتی ہیں کہ یہ انصاف اور امن کے قیام کی خاطر لڑی جارہی ہیں۔ یہ کس حد تک درست ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن قرآن میں اللہ جہاد کی اجازت دیتا ہے تاکہ جو لوگ خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں وہ ایسا کرسکیں اور زمین میں انصاف اور امن قائم ہو۔ اگر امن قائم ہوجائے تو پھر اسلام بلاوجہ لڑائی کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم احمدی اس تعلیم کی پیروی کرتے ہیں کہ جہاد کی اجازت صرف امن اور انصاف کے قیام کے لئے ہے اور یہ جہاد حکومت کا کام ہے نہ کہ کسی جہادی تنظیم یا گروہ کا۔ ایسی ہی تنظیمیں جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہیں دنیا کا امن جہاد کے نام پر تباہ کرتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حکم جو مَیں نے اوپر بیان کیا ہے صحیح طور پر پیش کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر عیسائی چرچ کی حفاظت کی ضرورت ہو اور احمدیوں کو مدد کے لئے پکارا جائے تو اسے ضرور مدد پیش کی جائے گی۔ اگر یہود کی عبادتگاہ حفاظت کی محتاج ہے اور ایک احمدی کو مدد کے لئے بلایا جائے تو اسے ہر صورت وہاں ہونا چاہئے۔ اگر کسی مذہب کا پیروکار ایک احمدی کی مدد کا محتاج ہے انصاف قائم کرنے کے لئے تو پھر احمدی کو وہاں ضرور ہونا چاہئے۔ اس لئے ہمارے مخالفین کو اپنی غلط فہمیاں دور کرنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ مسجد جو ہم نے تعمیر کی ہے یہ کسی جہادی تنظیم کے لئے تعمیر نہیں کی اور نہ ہی دہشت گردی کی کارروائی کے لئے کی ہے۔ یہ صرف ایک خدا کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہے۔ جب بھی خدا کی بڑائی اور توحید کے لئے پکار ہو تو توجہ عبادت کی طرف ہی ہونی چاہئے۔ اس طرح اس زمین پر ہی جنت قائم کی جاسکتی ہے۔ یہ خدا وہی خدا ہے جو تمہاری فلاح اور خوشحالی چاہتا ہے۔ ایک وہی ہے جو اپنی مخلوق سے پیار کرنے والا اور ہماری توجہ محبت اور امن کے قائم کرنے کی طرف کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری اس مسجد سے انسانیت سے محبت، انصاف اور امن کے سوا اور کوئی آواز بلند نہیں ہوگی۔ اور آپ لوگ دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آنے والا وقت اس کو ثابت کردے گا۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد ایک اخبار نے یہ سرخی لگائی کہ Khilafat in Berlin ۔ اس کے نتیجہ میں ہوسکتا ہے کہ بعضوں نے سوچا ہو کہ یہ ان کے ساتھ کیا ہونے لگا ہے جب خلافت برلن میں آئے گی۔

الختصر اسلام کے سارے فرقوں میں صرف احمدیت ہی ہے جو کہ اسلام کی اصلی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ اس لئے کہ ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اس زمانہ میں مہدی و مسیح کی آمد کے بارے میں پوری ہوچکی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ آپ علیہ السلام آئے اور ہمیں بتایا کہ جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے اور فرمایا کہ جب مسلمان تشدد کا نشانہ نہیں بنائے جائیں تو پھر جہاد بالسیف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ تاہم ہر ایک کو اپنی انفرادی بہتری کی کوشش جاری رکھنی چاہئے تاکہ صحیح طور پر ایک خدا کی عبادت کرسکے اور صحیح رنگ میں خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والا بنے۔ یہی وہ حقیقی اور سچا جہاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے انسان پر ہر دو بوجھ لادے ہیں۔ ایک خدا کے حقوق اور دوسرے خدا کی مخلوق کے حقوق۔ آپ مزید فرماتے ہیں مخلوق کے حقوق خدا کے حقوق ادا کرنے سے زیادہ مشکل امر ہے۔ کئی مواقع پر آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے بھیجا تا مَیں انسانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں کہ وہ خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ خلافت بھی یہاں اسی لئے ہے۔ مسیح و مہدی علیہ السلام کی اس مسجد اور آپ کے خلیفہ سے خوف کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ خلافت افراد جماعت کی توجہ انہی دونوں حقوق کی ادائیگی کی طرف مبذول کرواتی ہے اور اسی لئے افراد جماعت ان حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ خلافت کی طرف سے رہنمائی پاتے ہیں۔ اس لئے یقین رکھیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہی ہمارا لائحہ عمل اور نعرہ ہے۔ یہ اس لئے کہ احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں اور خلیفہ وقت ہر وقت جماعت کو متوجہ کرتا رہتا ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق سے محبت کریں تا دنیا امن سے بھر جائے۔

اب اس کے بعد مَیں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ آپ سب کا ایک بار پھر شکریہ۔ آپ سب ہمارے معزز مہمان ہیں۔

جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا مہمان حاضرین نے بڑے پُر جوش انداز میں تالیاں بجائیں۔ اور کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرداً فرداً سب مہمانوں سے ملے۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے، اپنا تعارف کرواتے۔ حضور انور ان مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

مہمانوں کے تأثرات

✿......Mr. Gutjahu جو اپنے علاقہ کے تمام چرچوں کے بڑے پادری ہیں اور عیسائی سکالر ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے بہت متأثر ہوئے اور حضور انور سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ مجھے حضور کے آج کے خطاب کا جرمن ترجمہ چاہئے۔ مجھے اس کی ضرورت ہے۔

✿......Pankow Berlin کے لارڈ میئر نے حضور انور سے دوران ملاقات اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے بہت اچھے انداز میں واقعات اور دلائل سے اسلام کی خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔ حضور انور کے اس خطاب کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

✿......ایک یہودی ربائی Mr. Rothshild نے حضور انور ایدہ اللہ سے چند منٹ تک گفتگو کا شرف حاصل کیا اور بین المذاہب ڈائیلاگ کا ذکر کیا اور حضور انور کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی۔ موصوف حضور انور کے خطاب سے بہت متأثر تھے۔

✿......ایک صاحب Mr. Fummi جو کہ فیملی فیڈریشن کے سرکردہ افراد میں سے ہیں انہوں نے بھی اظہار کیا کہ حضور کے آج کے خطاب سے بیحد متأثر ہوئے ہیں۔ موصوف نے حضور انور کو ایک کانفرنس میں شرکت اور تقریر کرنے کی پُر زور دعوت دی۔

✿......Ponkow چرچ کی سربراہ خاتون پادری نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے ملاقات کے دوران حضور انور کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی۔

✿......بہت سارے مہمان مرد اور خواتین حضور انور کو ملے جنہوں نے گزشتہ دو سالوں میں مسجد خدیجہ کی تعمیر کے تعلق میں کھل کر جماعت کی حمایت کی اور جماعت اور مسجد کے حق میں بلاخوف وخطر کھل کر نہ صرف تائید کی بلکہ جماعت کے حق میں بیانات بھی دئے۔

✿......جرنلسٹ کی ایک بہت بڑی تعداد بھی اس موقع پر موجود تھی۔ سبھی نے اس تقریب کو کوریج دی اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔ بعض جرنلسٹ نے حضور انور سے مل کر اپنے نیک جذبات اور احساسات کا اظہار کیا۔

مسجد کے مردانہ ہال میں مہمانوں سے ملنے کے بعد حضور انور مسجد کے دوسرے ہال میں تشریف لے گئے۔ خواتین کے ہال میں بھی بہت سارے مہمان موجود تھے۔ یہاں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کو السلام علیکم کہا اور ان کا حال دریافت فرمایا اور پوچھا کہ MTA کے ذریعہ آپ سب نے پروگرام وغیرہ دیکھا ہے۔ مہمانوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ پانچ مختلف مقامات پر مہمانوں کو بٹھانے اور کھانا کھلانے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اس تقریب کو دکھایا جارہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کا شکریہ ادا کیا اور نو بج کر چالیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لے جاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

23/مارچ کو بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظوم کلام سے ہوا۔ آخر پر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا ہوئی جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح خدا اور رسول سے محبت کے حسین پہلو اور آپ کی خدمت اسلام کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ اور نظمیں پڑھی گئیں بعض مقامات میں جلسہ کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی ان جلسوں میں مرد وخواتین اور بچوں نے کثرت سے شرکت کی۔ جماعتوں کی طرف سے تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں ادارہ بدر نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت جلسوں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ آمین۔

بلارپور: بعد نماز مغرب وعشاء بلارپور مشن ہال میں صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم فضل رحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم شیخ اسحاق صاحب سرکل انچارج بلارپور نے تقریر کی۔ بعد نماز فجر اجتماعی دعا ہوئی ایک وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور اردگرد صفائی کی گئی۔ مقامی معززین کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ میں چندر پور، کوٹھاری جماعت سے بھی احباب شامل ہوئے۔

برنالہ مانسہ (پنجاب): ۲۴/مارچ کو زیر صدارت مکرم بوٹا شیخ صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم وسیم احمد صاحب شیخ نے تقریر کی۔

بنگلور: ۲۹ مارچ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں جلسہ زیر صدارت مکرم محمد طاہر صاحب نائب ناظم وقف جدید قادیان جلسہ ہوا جس میں مکرم وجیح اللہ صاحب، مکرم قریشی محمد عبید اللہ صاحب، مکرم طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم محمد طاہر احمد صاحب اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے تقریر کی۔

بھدرک (اڑیسہ): بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ عبد القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الاحد صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب، مکرم محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مبارک احمد شاہ صاحب، شیخ ظہور احمد صاحب، شیخ نسیم احمد صاحب، غلام مہدی صاحب، میر عقیل احمد صاحب، غلام مسیح صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر کلواجمیگا ہوا۔ مسجد پر لائٹنگ بھی کی گئی۔

بھدرواہ: بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ بھدرواہ نے زیر صدارت مکرم نذیر احمد منڈاشی نائب صدر وسیکرٹری امور عامہ جلسہ کیا جس میں مکرم افضال احمد صاحب ملک، مکرم ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر بچوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے اور ناظرہ قرآن مجید مکمل کرنے والوں کی تقریب آمین بعد نماز عصر ہوئی۔

اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ: ۲۵ مارچ کو بعد نماز عصر اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ بھدرواہ کا جلسہ مکرم ظہور احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں عزیز عمران احمد خان، امان خان، مونس احمد میر نے تقریر کی اسی طرح بچوں کا کوئز کا مقابلہ بھی ہوا۔

لجنہ اماء اللہ: ۲۷ مارچ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ بھدرواہ نے زیر صدارت مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ گنائی سابق صدر لجنہ بھدرواہ جلسہ منعقد کیا جس میں مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ ملک اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

بھوبنیشور: ۲۹ مارچ کو مسجد حمد میں بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سید تقی احمد قادری، مکرم سید انور احمد صاحب، مکرم صادق احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم سید نیر احمد صاحب اور مکرم فرزان احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

بھوڈیا کھیڑا ہریانہ: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم رمضان خان صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اختر الدین خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

پاٹن: مہاراشٹر: جماعت احمدیہ پاٹن بلارپور سرکل نے بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم شیخ محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم شیخ فرقان احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی جلسہ میں جماعت احمدیہ ہراپورا اور کھڑکی کے احباب وخواتین نے بھی شرکت کی۔

پٹی سیمہ آندھرا: ۳۰ مارچ کو جماعت احمدیہ پٹی سیمہ ویسٹ گوداوری نے مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا جس میں صدر جلسہ نے تقریر کی۔

پکھوکلاں پنجاب: جماعت احمدیہ پکھوں سرکل لدھیانہ نے بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم عبد الحق صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا جس میں مکرم حافظ قیصر عالم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

پنکال: جماعت احمدیہ پنکال نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد میں زیر صدارت مکرم فرزان علی خان صاحب جلسہ کیا جس میں مکرم ایجاب الحق خان صاحب، مکرم حبیب الرحمٰن خان صاحب، مکرم عبد الاسماعیل خان صاحب، مکرم محمد نعیم الحق خان صاحب، مکرم شہباز خان صاحب، مکرم روشن خان صاحب، مکرم عبد الحفیظ خان صاحب معلم مقامی اور مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

تمڑ پلی (G) ۲۷ مارچ کو جماعت احمدیہ تمڑ پلی (G) آندھرا نے بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم محمد حاجی میاں صاحب صدر جماعت جلسہ کیا جس میں مکرم انور حسین صاحب اور مکرم محمد سلیم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

تمڑ پلی (I): بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عبد اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم یعقوب علی صاحب، مکرم محمد خواجہ میاں صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ٹکواں پنجاب: جماعت احمدیہ ٹکواں نے مکرم حبیب احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم علیم احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم منصور الحق صاحب نے تقریر کی۔

تھراج پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں مکرم سادو خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب نے تقریر کی اس موقعہ پر مسجد احمدیہ کو خوبصورت ڈھنگ سے سجایا گیا تھا۔

تلواں والی پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء تلواں والی سرکل موگا میں مکرم سردار خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ گلزار احمد صاحب نے تقریر کی۔

تلواں والی پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء تلواں والی سرکل موگا میں مکرم سردار خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ گلزار احمد صاحب نے تقریر کی۔

جڑچرلہ: ۲۹/مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد ذاکر احمد قائد مقامی مکرم عبد المناف صاحب بنگالی معلم سلسلہ مکرم سعادت احمد صاحب ناظم اطفال مکرم منظور احمد صاحب نے تقریر کی۔

لجنہ: ۳۰/مارچ کو بعد نماز عصر مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں چار تقاریر ہوئیں۔

جمشید پور (جھارکھنڈ) بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں مکرم شوکت علی انصاری صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم طارق احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سید آفتاب عالم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم سید جاوید انور صاحب نائب صدر جماعت نے تقریر کی آخر پر تمام احباب کو کھانا کھلایا گیا مسجد اور دار التبلیغ کو شاندار رنگ میں سجایا گیا تھا۔

چندرپور و کامار یڈی: ۲۹/مارچ کو مسجد احمدیہ چنداپور میں زیر صدارت مکرم غلام احمد صاحب صدر جماعت چنداپور و کامار یڈی جلسہ ہوا جس میں مکرم ناصر احمد صاحب قائد مجلس چنداپور مکرم محمد اقبال صاحب کنڈوری۔ عزیز افسر احمد، مکرم عطاء اللہ صاحب، مکرم معین الدین صاحب نائب صدر جماعت اور مکرم منیر احمد صاحب نے تقریر کی۔ اس جلسہ میں دونوں جماعتوں کی طرف سے تمام حاضرین کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

چھتیس گڑھ: چھتیس گڑھ کی جماعتوں پردا۔ پنڈری پانی، بسنہ مانڈھ، بھوکیل نے جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مکرم وسیم گنائی صاحب، افتخار الدین صاحب، لقمان شاہ صاحب فیروز احمد رفیق صاحب، عطاء النصیر دانی صاحب، شکیل دانی، منصور دانی، شیخ مامون، وسیم احمد صاحب، افضل خان، عبد السلیمان، سلطان قادری، شیخ ناصر، انیس دانی، قمر الدین شاہ صاحب نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر دلچسپ مقابلے بھی کرائے گئے۔

چٹیالہ آندھرا: ۲۴/اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم راج محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں صدر مقامی اور مکرم محم ولی پاشاہ معلم سلسلہ نے تقریر کی اس سے قبل اطفال اور ناصرات کا دینی امتحان بھی ہوا۔

چڑک پنجاب: جماعت احمدیہ چڑک سرکل موگا نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عنایت علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم کلیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

چک ڈیسنڈ خانپورہ: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم راجا اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اقبال احمد صاحب نائب صدر جماعت اور مکرم اعجاز احمد صاحب گنائی نے تقریر کی۔ دوسرے دن بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے اور ان کو انعامات دیئے گئے۔

بجٹ لازمی چندہ جات
اور
احباب جماعت کی ذمہ داری

جیسا کہ احباب جماعت کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ سال رواں ۲۰۰۹-۱۰ء کا پہلا سہ ماہی عرصہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اکثر جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات (حصہ آمد- چندہ عام- جلسہ سالانہ) تشخیص ہو کر آچکا ہے۔ صرف بعض پرانی اور نئی جماعتوں کے بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے ہیں۔ اس لئے عہدیداران مال و سرکل انچارج صاحبان کو اوّلین فرصت میں بجٹ ارسال کرنے کی ہدایت بھجوائی جا چکی ہے۔ اُمید ہے کہ عہدیداران مال و سرکل انچارج صاحبان جلد بجٹ تشخیص کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرماویں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت بجٹ لکھانے کے ساتھ ساتھ باقاعدگی کے ساتھ لازمی چندہ جات ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کے اموال میں کاروبار میں اور گھر میں غیر معمولی برکت عطا کرتا ہے لیکن بعض افراد جو مالی قربانی کرنے میں سستی کرتے ہیں اُنہیں ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے تقویٰ اور خدا خوفی کے ساتھ بروقت چندہ جات کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ مالی قربانی میں خدا تعالیٰ سے صاف معاملہ نہیں رکھتے اور تقویٰ کے ساتھ اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے دین کا حصہ الگ نہیں کرتے ان کے دیگر معاملات بھی بگڑ جاتے ہیں۔ گھروں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ کاروبار میں نقصان اُٹھانے لگتے ہیں۔ اولاد کی تربیت میں بگاڑ آجاتا ہے اور بالعموم اُن کی زندگی سے برکتیں اُٹھ جاتی ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے دعوۃ الی اللہ کے کام میں بھی کوئی جان اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے اس مسئلہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ خدا خوفی کے ساتھ اپنے ہی بھلے کے لئے اس طرف پوری توجہ دیں اور یقین رکھیں کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال بڑھتے ہی ہیں گھٹتے ہرگز نہیں۔''

(خصوصی پیغام برائے احباب جماعت احمدیہ بھارت ۱۹۸۶ء)

اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق بروقت چندہ جات ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

خصوصی درخواست دُعا

☆......مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان گذشتہ دنوں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہوگئے۔ سر کی طرف دوران خون بڑھ جانے کی وجہ سے آپ کی بائیں طرف بھی متاثر ہوئی۔ فوری طور پر نور ہسپتال اور پھر امرتسر اسکورٹ ہسپتال لے جایا گیا اب اللہ کے فضل سے صحت پہلے سے بہتر ہے اور موصوف گھر آچکے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی شفاء کاملہ عاجلہ اور صحت وتندرستی و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح بعض اور درویشان کرام بھی ضعف اور مختلف عوارضات کے سبب علیل ہیں سب کی صحت وتندرستی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆......گذشتہ دنوں پورے پنجاب میں گرمی کی شدید لہر چلی۔ شدید گرمی اور لو کے سبب لوگ مختلف بیماریوں سے دوچار ہوئے۔ قادیان میں بھی گرمی کی شدت سے بہت سے بچے یرقان میں مبتلا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے اور اپنی باران رحمت سے متمتع فرمائے۔ (ادارہ بدر)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

تحریک جدید
اور
ماہ رمضان المبارک میں چار مُناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۴؍نومبر ۱۹۳۸ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:

''یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت ومشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدو جہد کرو......ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں.....آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلاؤں اور بتاؤں کہ بغیر ان اصولوں کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں.....جب تک انسان کسی کام کی حکمت نہیں سمجھتا، اُس کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی، اُس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کو بھی جذب نہیں کر سکتا.....''

(تحریک جدید- ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۴)

تحریک جدید اور رمضان المبارک کی ان چار گہری مناسبتوں کو ملحوظ رکھ کر مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدی فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال وانوار کو جذب کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہِ مقدس میں بہت جلد قدم رکھنے والے ہیں بطور یاد دہانی جملہ مجاہدین تحریک جدید بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں۔ ۱۵؍ماہ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۶؍ستمبر تک اپنے واجبات تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کر کے اس ماہ سعید کے غیر معمولی افضال وانوار سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے بھی وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ امراء، صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدی فی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۶؍ستمبر سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۱۱؍ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست بروقت مرتب ہو کر ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

گم شدہ رسیدات بدر کے سلسلہ میں ضروری اعلان

صیغہ بدر کی رسید نمبر 113 اور رسید نمبر 181 نمائندگان بدر سے کہیں گم ہو چکی ہیں اگر کسی دوست کو ملیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں اور مطلع رہیں کہ ان رسیدات میں چندہ بدر ادا نہ کریں مذکورہ رسیدات پر ادا کیا ہوا چندہ ادا شدہ متصور نہیں ہوگا۔ (منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:18300 مَیں طاہر احمد مجید ولد مکرم مجید خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد　　العبد: طاہر احمد مجید　　گواہ : محسن خان

وصیت نمبر:18301 مَیں طوبیٰ احمد بنت مکرم رفیق احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی ڈیڑھ گرام قیمت سترہ سو روپے زیور نقرئی ایک سو چالیس گرام قیمت اٹھائیس سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد خان　　الامۃ: طوبیٰ احمد　　گواہ : قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر:18302 مَیں انصار احمد ملکانہ ولد مکرم جمال الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.3.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: انصار احمد ملکانہ　　گواہ : طارق احمد ظفر

وصیت نمبر:18303 مَیں ریاض احمد ملکانہ ولد مکرم کرامت احمد صاحب ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.3.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: ریاض احمد ملکانہ　　گواہ : اعظم احمد

وصیت نمبر:18304 مَیں عزیز الحق ولد مکرم خیر الدین صاحب شکر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع چوبیس پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین سات ڈسمل مشترکہ والدہ اور پانچ بھائیوں میں اسی زمین میں پانچ ڈسمل پر مکان ہے جو والدہ اور پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ابوطاہر منڈل　　العبد: عزیز الحق　　گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18305 مَیں شیخ سیف الدین ولد مکرم شیخ علاء الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2903 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ترتیخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عامر علی　　العبد: شیخ سیف الدین　　گواہ : محمد اقبال ناصر

وصیت نمبر:18306 مَیں رضیہ بیگم زوجہ مکرم شرف الدین احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ شاہ علی بنڈہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی کل وزن بیس گرام قیمت بائیس ہزار روپے۔ حق مہر وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شرف الدین احمد خان　　الامۃ: رضیہ بیگم　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18307 مَیں محمد سمیع اللہ ولد مکرم محمد فرحت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ یاقوت پورہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی　　الامۃ: محمد سمیع اللہ　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18308 مَیں وسیم بیگم زوجہ مکرم محمد سمیع اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ یاقوت پورہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر چھ ہزار روپے بذمہ شوہر۔ زیورات طلائی لچھا انگوٹھی دس گرام قیمت دس ہزار پانچ سو روپے۔ زیورات نقرئی: یک صد گرام قیمت پندرہ سو روپے۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک پلاٹ ایک سو مربع گز قیمت چالیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سمیع اللہ　　الامۃ: وسیم بیگم　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18309 مَیں زینت النساء بیگم زوجہ مکرم محمد قمر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ شاہ علی بنڈہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: مہر وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ زیورات طلائی: چوڑیاں، انگوٹھی نکلس جملہ وزن پچاس گرام قیمت پچاس ہزار روپے۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان ہمت پورہ میں ستّر گز زمین پر۔ صرف زمین میرے نام ہے مکان لڑکوں نے تعمیر کرائی ہے۔ ایک پلاٹ ایک سو پچاسی مربع گز کا فلک نما میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد قمر الدین　　الامۃ: زینت النساء بیگم　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18310 مَیں مدثر احمد ولد مکرم نور الحسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ جلال کوچہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی　　العبد: مدثر احمد　　گواہ : نور الحسین

وصیت نمبر:18311 مَیں راشد احمد ولد مکرم نور الحسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ بہادر پورہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

مورخہ 1.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی　　العبد: راشد احمد　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18312 مَیں عبدالقدوس جینا ولد مکرم عبدالرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/2000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : مسعود احمد　　العبد: عبدالقدوس جینا　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18313 مَیں فہیمہ بیگم بنت مکرم محمود علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعیدہ باد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات : انگوٹھی ، ٹاپس وزن سات گرام قیمت سات ہزار روپے۔خلع ہو چکی ہے لہٰذا مہر نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : تنویر احمد　　الامۃ: فہیمہ بیگم　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18314 مَیں عاصمہ بیگم زوجہ مکرم غلام شفیع الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعیدہ باد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: حق مہر وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔طلائی زیورات: کڑے ایک جوڑی نکلس سیٹ ایک عدد انگوٹھی وٹاپس اور گلے کی چین جملہ وزن پچاس گرام قیمت پچاس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : غلام شفیع الدین　　الامۃ: عاصمہ بیگم　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18315 مَیں منصورہ افروز زوجہ مکرم غلام آصف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعیدہ باد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر چالیس ہزار روپے۔طلائی زیورات: جملہ وزن ساٹھ گرام قیمت ساٹھ ہزر روپے۔ چاندی کی چین وزن چالیس گرام قیمت چھ سو روپے ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : غلام آصف الدین　　الامۃ: منصورہ افروز　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18316 مَیں آمنہ طیبہ بنت مکرم غلام نعیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعیدہ باد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات دو گرام قیمت دو ہزار دو سو روپے۔اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : غلام نعیم الدین　　الامۃ: آمنہ طیبہ　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18317 مَیں غلام عظیم الدین ولد مکرم غلام نعیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/30000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : غلام نعیم الدین　　العبد: غلام عظیم الدین　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18318 مَیں احسان حسین احمد ولد مکرم ارشاد حسین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد پلاٹ دو سو مربع گز قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : ارشاد حسین احمد　　العبد: احسان حسین احمد　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18319 مَیں مومن حسین احمد ولد مکرم ارشاد حسین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد پلاٹ دو سو مربع گز قیمت ایک لاکھ پچھتّر ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : ارشاد حسین احمد　　العبد: مومن حسین احمد　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18320 مَیں سید عاقل احمد خان ولد مکرم سید جمیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/6000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : انور حسین　　العبد: سید عاقل احمد خان　　گواہ : احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:18321 مَیں عبدالسلام ولد مکرم کُنہی احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آریکنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان آٹھ سینٹ قیمت چھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1400 ریال ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : عامر مسعود　　العبد: عبدالسلام　　گواہ : شاہ الحمید فیصل

وصیت نمبر:18322 مَیں منصور احمد ولد مکرم حسینا رو کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹیم ڈاکخانہ کوٹیم ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1500 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سلیم عبداللہ　　العبد: منصور احمد　　گواہ : منور احمد ناصر

وصیت نمبر:18323 مَیں سید ناصر الدین قرین احمد ولد مکرم سید وصی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن اڑیسہ ڈاکخانہ کود ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ایک عدد پلاٹ ستائیس سو مربع قیمت پچاس ہزار روپے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2100 ریال ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : عبدالسلام　　العبد: سید ناصر الدین قرین احمد　　گواہ : عامر مسعود

حالات حاضرہ

عراقی شہروں سے امریکی فوج کا انخلاء

بغداد: ۳۰ جون کا دن عراق کی تاریخ میں درج ہوگیا۔ جبکہ ملک سے امریکی فوج کی واپسی کا عمل شروع ہوگیا۔ چھ سال بعد امریکی فوج عراقی شہروں اور قصبوں سے ہٹ گئی ہے اور ان کی جگہ حفاظت کی کمان اب عراقی فوج نے سنبھال لی ہے۔ ۲۰۰۳ میں صدام حسین کی حکومت کے زوال کے بعد عراق پوری طرح امریکی فوج کے تسلط میں تھا۔ اب امریکی فوج دیہاتی علاقوں میں واقع فوجی ٹھکانوں پر تعینات رہے گی۔ امریکی فوج کی واپسی کا عمل شروع ہونے سے عراق میں جشن کا ماحول ہے۔

صدی کا سب سے بڑا سورج گرہن

صدی کے سب سے بڑے سورج گرہن کی شروعات ۲۲ جولائی کو بھارت سے ہوگی۔ یہ سورج گرہن چھ گھنٹے انتالیس منٹ تک رہے گا۔ یہ سورج گرہن زمین کی دوسو پچاس کلومیٹر کی وسیع پٹی کو ڈھک لے گا۔ یہ سورج گرہن زمین پر ایک تہائی اور سمندر میں دو تہائی رہے گا۔ معلوم اعداد و شمار کے مطابق اس سے قبل لمبے وقت والا سورج گرہن ۲۰ جون ۱۹۵۵ کو دیکھا گیا تھا جس کی میعاد ۷.۲۸ منٹ تھی۔ اب اگلا لمبی میعاد والا سورج گرہن ۱۱ جون ۲۱۳۲ء کو لگے گا۔

شرح مہنگائی صفر سے نیچے
لیکن مہنگائی میں اضافہ

دہلی: گزشتہ دنوں مہنگائی کی شرح گر کر 1.14- کی سطح تک پہنچ گئی جس نے گزشتہ ۳۲ سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مہنگائی کی شرح گرنے کے باوجود عام آدمی کے استعمال میں آنے والی چیزوں کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور اب مانسون میں ہورہی تاخیر کے باعث اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے امکانات مزید بڑھ گئے ہیں۔ صاف ہے کہ سرکاری کا غذات میں مہنگائی کی شرح مسلسل گر رہی ہے لیکن سرکار مہنگائی پر لگام نہیں لگا پارہی ہے۔

سزائے موت
سب سے زیادہ ایشیا میں

لندن: انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ سال ۲۰۰۸ کے دوران دنیا بھر میں موت کی سب سے زیادہ سزائیں ایشیاء میں دی گئیں۔ جبکہ اس کے برعکس یوروپ میں بیلا روس واحد ملک ہے جہاں سزائے موت دی جارہی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۸ء میں ۵۲ ملکوں میں ۸۸۶۴ لوگوں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں سے ۲۵ ملکوں میں ۲۳۹۰ لوگوں کی سزاؤں پر عمل درآمد ہوا۔ چین سزائے موت دینے میں سرِ فہرست ہے جہاں ۱۷۱۸/افراد کو سزائے موت دی گئی۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں ۵۰۸/افراد کو سزائے موت دی گئی جبکہ ایران میں ۳۴۶/افراد کو، سعودی عرب میں ۱۰۲/افراد کو سزائے موت دی گئی۔

رپورٹ میں یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ افغانستان، ایران، عراق، نائیجیریا، سعودی عرب، سوڈان اور یمن میں غیر منصفانہ مقدمات کے بعد موت کی سزائیں دی گئیں۔

۱۲۰ ممالک سوائن فلو کی زد میں

دہلی: عالمی ادارہ صحت کے مطابق مہلک انفلوئنزا AH1N1 یعنی سوائن فلو کے معاملوں میں تیزی آنے کے ساتھ اب تک ۱۲۰ سے زائد ممالک اس کی زد میں آچکے ہیں اور متاثرہ افراد کی تعداد مارچ سے اب تک ۷۷۲۰۱ سے زائد ہوگئی ہے اور اس سے مرنے والوں کی تعداد ۳۲۹ ہوگئی ہے۔ مرنے والے مریضوں کی تعداد میں امریکہ ۱۲۷/ افراد کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے جبکہ متاثرہ افراد کی تعداد ۲۷۷۱۷ ہے اور میکسیکو ۱۱۶/مہلکین کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے جبکہ متاثرہ افراد کی تعداد ۸۶۸۰ ہے۔ دنیا میں اب تک ۱۱ ممالک ایسے ہیں جہاں اس مہلک سوائن فلو سے اموات واقع ہوچکی ہیں۔

چاند پر انسانوں کو بسانے کے لئے پہلا قدم

کیپ کینیورل: امریکی خلائی تحقیقی ادارہ ناسا نے ایک دہائی کی محنت کے بعد مستقبل میں چاند پر انسان کو بسانے کے لئے اپنا پہلا قدم اُٹھالیا ہے۔ ناسا نے تقریباً ۵۸۳ میلین ڈالر کی لاگت سے اٹلاس وی خلائی مشن کے تحت دو خلائی جہاز چاند کے مدار پر بھیج دیئے ہیں یہ دونوں بغیر پائلٹ کے خلائی جہاز چاند کا جغرافیہ مرتب کریں گے اور اس کی پیمائش کریں گے اور ان پر نصب کیمرے چاند کے بیرونی حصوں کی تصویریں نکال کر سائنسدانوں کو ارسال کریں گے جس کی مدد سے چاند پر کیمپ لگانے کی جگہ تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔

مذہبی منافرت پھیلانے والی تحریروں پر روک

پنجاب کیبنٹ نے ۲۷ جون ۲۰۰۹ کو تعزیرات ہند کی دفعات 133A اور 295A میں ترمیم کی منظوری دی جس کے تحت درسی کتب اور اخبارات میں مذہبی منافرت انگیز تحریروں پر تین سال سے لیکر دس سال تک کی قید تجویز کی ہے جن سے مختلف مذہبی، نسلی، لسانی یا علاقائی یا قومی اور فرقوں کے بیچ نفاق اور نفرت کے احساسات پیدا ہوتے ہوں۔

کیبنٹ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۳۸/ان جرائم پر لاگو نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو تعزیرات ہند کی دفعہ 193A اور 295A کے تحت آتے ہیں۔ ان دفعات کا مقصد یہ ہے کہ تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری کی دفعات کو زیادہ سخت بنایا جائے تا کہ ان لوگوں کو مثالی سزا دی جاسکے جو فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کے مذہبی جذبات کا استحصال کرتے ہیں اور اس طرح سماج میں فرقہ وارانہ رواداری کے پُر امن ماحول کو مُکدّر کرتے ہیں۔

چین میں نسلی تصادم سے ۱۵۶/افراد ہلاک

ارمکی۔چین: چین کے سنیانگ صوبہ میں اقلیتی مسلم فرقہ اُگروں اور چینی نسل پرست ہان فرقہ کے ممبروں کے بیچ نسلی تصادم میں مرنے والوں کی تعداد ۱۵۶ ہوگئی ہے جبکہ ۸۰۰ سے زائد افراد شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ اب تک ۱۴۰۰ سے زائد لوگوں کو تشدد بھڑکانے کے الزام میں گرفتار کیا جاچکا ہے۔ گزشتہ دنوں صوبائی راجدھانی ارمکی میں اگروں کی پریس ریلی کے بعد یہ دنگے بھڑکے تھے۔ واضح ہو کہ اگرو مسلم اقلیتی فرقہ ہے جو چین میں آزادی چاہتے ہیں۔ امریکہ نے ۱۵۶ لوگوں کی موت کے بعد دونوں فریقوں کو ضبط سے کام لینے کی اپیل کی ہے۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے)

بدر میں مضامین و رپورٹیں بھجوانے والے متوجہ ہوں

اخبار بدر کے لئے مضامین اور رپورٹیں بھجوانے والے احباب سے گذارش ہے کہ اپنی رپورٹیں اور مضامین خوشخط صاف اور مستند حوالہ جات کے ساتھ ارسال کیا کریں تا کہ انہیں بروقت شائع کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ

(ادارہ بدر)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں"

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 | Thursday | 2nd July 2009 | Issue No. 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

مسلمانوں کو چاهئے که عیسیٰ علیه السلام کو آسمان پر زنده بیٹھے سمجھنے کی بجائے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی غلامی اور آپ کی امت میں سے آنے والے کو مانیں که اسی میں اسلام کی زندگی اور آنحضرت صلعم کی شان بلند هوتی هے

ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سب سے ارفع اور اعلیٰ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی آنحضرت صلعم ہی ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ / جولائی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یو کے

تشہد ،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے لفظ رفع اور اس کے معنوں کا ذکر کیا تھا اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ان آیات کی تفسیر فرمائی ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں کہ رَافِعُکَ اِلَیَّ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کا ذکر ہے اس کا خدا تعالیٰ کی قدوسیت کو قائم رکھتے ہوئے حقیقی مطلب کیا ہے۔ فرمایا اس مضمون کو آگے چلاتے ہوئے مَیں آج بیان کروں گا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ بھی کسی نبی کے لئے اس قسم کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں جس میں اس نبی کے بارے میں بھی مع جسدہ العنصری آسمان پر جانے پر منطبق کیا جاسکتا ہو۔

فرمایا اس سلسلہ میں حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق ایک آیت ہے وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔ یعنی اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کر یقیناً وہ بہت سچا نبی تھا اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔ فرمایا اب دیکھیں ان آیات میں حضرت ادریس علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ مقام دیا گیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تو لکھا ہے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنی خدا تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا لیکن ادریس علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا کہ ہم نے اسے ایک بلند مکان پر اٹھا لیا۔

فرمایا مسلمانوں کو تو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اب جبکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ امام الزمان نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر آسمان پر جانے کا تمام معاملہ روز روشن کی طرح کھول دیا ہے کہ تمام انبیاء کا رفع ہوتا ہے۔ اور روحانی ہوتا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی رفع ہوا اور وہ روحانی رفع ہے اور دو آیات جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا ذکر کیا گیا ہے یہ خاص طور پر اس لئے ذکر کیا ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا تھا کہ صلیب پر جو مرتا ہے وہ لعنتی موت مرتا ہے۔ (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ الزام دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا خدا کی طرف رفع ہوا عیسائیوں کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی صلیب پر موت کو کفارہ کا نام دے دیا اور پھر یہ کہ زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے پاس بیٹھ کر خدائی امور انجام دے رہے ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں عدالت لگانے آئیں گے۔ بہر حال جو آجکل کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدائی امور انجام دینے کے لئے بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی حضرت عیسیٰ کا رفع جسمانی سمجھ کر آخری زمانہ میں ان کے اترنے اور خونی مہدی کے ساتھ مل کر دنیا کو مسلمان کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں اور یہ نظریہ قائم ہے۔

فرمایا ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ کے امام اور مسیح الزمان کو مان کر اس ظالمانہ خونی انقلاب کا حصہ بننے سے بچے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں بائبل پیدائش باب ۵ آیت ۲۴ میں یہ لکھا ہے کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور وہ غائب ہوگیا کیونکہ خدا نے اسے اٹھا لیا۔ پس اگر بائیبل میں مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بارے میں ذکر ہے اور یہ ذکر ہے لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱ میں تو ادریس علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بارے میں بھی بائیبل میں ذکر ہے۔ اگر اوپر اٹھایا جانا خدا بننے کا معیار ہے تو حضرت ادریس علیہ السلام بھی اس معیار پر پورے اترتے ہیں اور اگر ادریس علیہ السلام یہ مقام حاصل نہیں کر سکے تو عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ جہاں تک قرآن کریم کا سوال ہے تو جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں ادریس علیہ السلام کا ذکر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت زیادہ شاندار رفع کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔ پس بائیبل اور قرآن دونوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ بھی ذکر ہے اوپر اٹھائے جانے کا اور یہ دونوں جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غیر معمولی شخصیت ہونے کا ردّ کرتی ہے۔ مسلمانوں کو تو اس آیت سے رہنمائی لینی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے اور قرآن شریف میں کبھی تحریف نہیں ہوسکتی خدا تعالیٰ خود اس کی حفاظت کے سامان فرماتا ہے اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کے لئے اپنے ایک بندے کو بھیج دیا تو اس وقت کوئی جواز نہیں رہتا کہ غلط تفسیریں کی جائیں۔

فرمایا یہودی لٹریچر میں حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں کافی تفصیل موجود ہے اور واضح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا لیکن جب دنیا گناہوں سے بھر گئی تو خدا تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ فرمایا یہ تو یہود کا نظریہ ہے اور جہاں تک ہمارا سوال ہے ہم تو انہیں اللہ تعالیٰ کا سچا نبی سمجھتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے بلند مقام عطا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اس دنیا میں بھی بلند مقام عطا فرماتا ہے جو اس کی روحانی بلندی کی طرف نشاندہی کرتا ہے تاکہ دنیا کی اصلاح کر سکے اور اگلے جہاں میں بھی انبیاء کو ارفع اور اعلیٰ مقام ملتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دلائل سے دیکھا جائے تو کوئی نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل اور علم کلام کا مقابلہ کر سکے۔ مسلمانوں پر حیرت ہے کہ ختم نبوۃ کے غلط معنے کرتے ہوئے یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ آنحضرت صلعم کی امت سے نبی آسکتا ہے اور باوجود اس کے کہ قرآن مجید کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ پڑھتے ہیں اور پھر بھی مانتے نہیں اور آنحضرت صلعم کے الفاظ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ پر غور نہیں کرتے اور پھر آنحضرت ﷺ سے محبت کا بھی دعویٰ ہے یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ کر کے اور اپنے آپ کو نبی و رسول کہہ کر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور ان کے مقام کو گرایا گیا ہے حالانکہ یہی آنحضرت صلعم کی عظمت و شان ہے کہ آپ کی امت میں سے آپؐ سے عشق و محبت کی وجہ سے خدا تعالیٰ ایک نبی مبعوث فرمائے جس کا مقام نبوت، صرف خدا تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے نہ ہو جیسا کہ سابقہ انبیاء کا تھا بلکہ آنے والے مسیح کا مقام اور رتبہ اور اس کا رفیع الشان ہونا آنحضرت صلعم کی پیروی سے اور آپ کی امت میں ہونے کی وجہ سے تھا اور آپ سے عشق و محبت کی وجہ سے تھا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق تھا کہ آخرین میں مسیح موعود مبعوث ہوگا۔

پس مسلمانوں کو چاہئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بیٹھے سمجھنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی امت میں سے آنے والے کو مانیں کہ اسی میں اسلام کی زندگی اور آنحضرت صلعم کی شان بلند ہوتی ہے ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سب سے ارفع اور اعلیٰ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت میں یہ ممکن ہوتا کہ کوئی شخص زندہ آسمان پر جاسکتا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی تھی۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے واقعہ میں جہاں انبیاء کو دیکھا ان کو جن کو ہر شخص فوت شدہ تسلیم کرتا ہے انہیں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ادریس کو بھی دیکھا اور جہاں حضرت عیسیٰؑ کو دوسرے آسمان پر دیکھا وہاں ان سے دو درجے اوپر ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور آپ سدرۃ المنتھٰی تک چلے گئے۔

حضور انور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ مانا جائے کہ حضرت عیسیٰ نے آنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو یہ بات جھٹلاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آئے اپنا مشن پورا کیا اور وفات پاگئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے بھی آئے پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا لیا اور پھر نبوت کے ساتھ دوبارہ بھیجے گا۔ غرض اس عقیدہ کے ماننے سے بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں اور ختم نبوۃ کا انکار کرنا پڑتا ہے جو کفر ہے اگر یہ کہا جائے کہ وہ نبوۃ سے معطل ہو کر آئیں گے تو یہ نہایت گستاخی کی بات ہے کیونکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے رتبہ دیا پھر ان سے یہ رتبہ چھین لے گا۔

فرمایا اس زمانے میں مسیح موعود اسی امت میں سے آئے گا اور یہ بلند مقام اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور عشق و محبت سے ملے گا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کو نبی بھی کہا گیا اور رسول بھی۔

حضور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ رفع صرف انبیاء کے ساتھ مشروط نہیں بلکہ مومنوں کا بھی رفع ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”جبکہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور خاص نور سے منور کیا جاتا ہے اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں رفع کے حقیقی معنے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور رفع کی طرف علمی بحث میں پڑے رہنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے اعمال کی درستی اور خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے والے ہوں تاکہ اس تعلق کی وجہ سے ہمیشہ شیطان کو ہلاک کرنے والوں میں شامل ہوں۔